سچ کی تلاش

نشاۃ ثانیہ پراجیکٹ آئیڈیا کی ترویج کے لئے پہلا مسودہ

تفسیر کی جگہ عوام کے لئے قرآن فہمی کا آئیڈیا

قرآن فہمی

چوتھا حصہ

پارہ 27۔ سورہ زاریات 51 سے سورہ حدید 57

اردو ہیڈنگ، قرآن فہمی اور اسباق کے ساتھ سمجھنا آسان۔

اللہ سبحانہ تعالی نے مجھ جیسے عام مسلمان کو جو سمجھ عطا فرمائی اسے سب کے ساتھ شیئر کر رہا ہوں۔

تاکہ ہم نبی کریم ﷺ کی اس شکایت سے بچ کر ان کی شفاعت کے حقدار بن سکیں۔

قال الرسول یا رب ان قومی اتخذو اھذا القرآن مھجورا

سورہ فرقان ۲۵، آیت ۳۰

رسول کہیں گے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دینے کے قابل قرار دیا تھا۔

ہم نے صدیوں سے قرآن کو وہ اہمیت نہیں دی جو اس کا مستحق تھا۔ قرآن کی حکمرانی صرف تب بحال ہوگی جب ہم قرآن کو فرقان یعنی وہ پیمانہ بنانا شروع کریں گے جس سے تمام مذہبی لٹریچر بشمول احادیث کی کتابیں کا مقابلہ کر کے ان کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرنا شروع کریں گے۔

گروپ کیپٹن (ر) امتیاز علی

ٹورنٹو۔ کینیڈا، ۱۲ مئی ۲۰۱۹

سچ کی تلاش

نشاۃ ثانیہ پراجیکٹ آئیڈیا کی ترویج کے لئے پہلا مسودہ

تفسیر کی جگہ عوام کے لئے قرآن فہمی کا آئیڈیا

قرآن فہمی

،۔اردو ہیڈنگ کے ساتھ سمجھنا آسان ۔ 27 پارہ

سورہ زاریات ۵۱ سے سورہ ۵۷ حدید تک

اللہ تعالی فرماتا ہے ہم نے قرآن کو سمجھنا اور یاد کرنا آسان کر دیا ہے

تو پھر کوئی ہے جو اس کو سمجھنے کی کوشش کرے سورہ قمر۔۴۰

میرا جواب ؛۔ لبیک اللھم لبیک

یا اللہ میں حاضر ہوں ۔ اللہ تعالی کے پیغام کو سمجھنے اور اس سے سبق سیکھنے کی کوشش

میں مجھے صحیح سمجھ عطا فرما۔ آمین

اللہ سبحانہ تعالی نے مجھ جیسے عام مسلمان کو قرآن کی سمجھ دی

وہی مسلمان عورتوں مردوں کے لئے اللہ کا پیغام سمجھنے کو آسان بنانے کے لئے شیئر کر رہا ہوں

قال الرسول یارب ان قومی اتخذ واھذ ا القرآن مھجورا۔سورہ فرقان ۲۵، آیت ۳۰

رسول کہیں گے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دینے کے قابل قرار دیا

on the Day of Judgment, Prophet Mohammad (SAW) will complain to Allah that" my 'Ummah' had forsaken the Quran"

And the Messenger said, 'O my Lord', my people took ' this Quran as a thing abandoned'.

امتیاز علی

ٹورنٹو۔کینیڈا ۱۲، مئی ۲۰۱۹

نوجوان نسل کے نام

جن کے اوپر پاکستان، کی نشاۃِ ثانیہ کا انحصار ہے
اور نشاۃِ ثانیہ کردار اور اخلاق سے شروع ہوتی ہے۔

حسنِ کردار سے نورِ مجسم ہو جا
کہ ابلیس بھی تجھے دیکھے تو مسلمان ہو جائے

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

آئینِ نو سے ڈرنا طرزِ کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

اس سٹڈی کا مقصد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے کوئی چیز بھی بغیر مقصد کے نہیں بنائی۔اس لئے ہمیں بھی کوئی کام بغیر مقصد نہیں کرنا چاہئے

ہمیں اپنے ذہن میں کلیئر ہونا چاہئے کہ ہم قرآن کا مطالعہ کیوں کر رہے ہیں

ا۔کیا صرف جاننے کے لئے کہ اس کتاب میں کیا ہے

۲۔کیا علم حاصل کرنے کے لئے ہے کہ دوسروں کو بتا سکیں یا پڑھا سکیں

۳۔ کیا اس پر دل سے ایمان لا کر عمل کرنے کی نیت سے پڑھ رہے ہیں۔

اگر تو تیسری چوائس ہے تبھی قرآن کا پیغام سمجھ بھی آئے گا اور اس پر عمل کا بھی شوق پیدا ہوگا۔

پہلے شعوری طور پر سوچ سمجھ کر شہادت لیں۔اللہ تعالیٰ دل اور نیت دیکھتا ہے۔ Abu Hurairah (radhiAllahu anhu) narrated: Messenger of Allah (sallaAllahu alayhe wasallam) said, “Allah does not look at your figures, nor at your attire but He looks at your hearts [and deeds].”

نئے آئیڈیا کا تعارف

قرآن مجید کو سوشل اصولوں کی کتاب سمجھنے کا آئیڈیا

تفسیر کی جگہ عوام کے لئے قرآن فہمی کا آئیڈیا

ہماری ساری تفاسیر عوام کے لئے نہی بلکہ علماء کرام کے لئے علمی ذخیرے کے طور ہی لکھی گئی ہیں ان میں مشکل فارسی اور عربی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو کہ آج کل کے اردو دان لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہوتے ہیں۔ جبکہ عوام کے لئے کلام پاک کو کبھی سٹڈی نہیں کیا گیا۔ کم پڑھے لکھے دیہاتی عورتوں مردوں کے لئے یہ سمجھنا تو بالکل ہی ممکن نہیں ہوتا۔ آج کل اردو میڈیم سکولوں میں اردو زبان کا سٹینڈرد اتنا گر چکا ہے اور رسائل اخبارات میں انگریزی کے اتنے الفاظ اسعمال ہونے لگے ہیں کہ اب عوام کے لئے قرآن مجید سمجھنے کے لئے بول چال کی اردو میں لکھنے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔

میں نے جب کلام پاک میں ریسرچ ورک شروع کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ ہم یہ تو کہتے ہیں کہ قرآن مجید زندگی کی کتاب ہے۔ یہ Users Guide کی طرح ہے مگر ہم نے ابھی تک اسے صرف مذہبی نقطۂ نظر سے سٹڈی کیا ہے اس سے عوام کے لئے زندگی اور انسانی فطرت کے کیا اصول اور سبق سیکھنے ہیں وہ کبھی نہ ہی اخذ کئے ہیں نہ ہی استعمال کئے ہیں۔

اسی لئے قرآن مجید کو سوشل اصولوں کی کتاب کی طرح سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ سوشل اصولوں کا مطلب اس زمینی زندگی کے اصول ہیں۔ جن کے استعمال پر ہی ٹسٹ ہو گا جیسے فرمانبرداری کا ٹسٹ فوج کی طرح ہوگا وفاداری کا ٹسٹ، جب میں نے سوچنا شروع کیا تو چودہ سو سال سے اللہ تعالی کے پیغام پھیلانے میں ہم سے لا تعداد غلطیاں ہوئی ہیں۔ جو مختصرا یہ ہیں۔

عربی پر اصرار کی وجہ سے علماء کرام نے لوکل آبادی تک ان کی زبان میں اللہ کا پیغام پہنچانے کی ہمیشہ مخالفت کی اور یوں صدیوں سے مسلمان قرآن کو صرف ثواب کمانے کے لئے استعمال کرتے رہے

علماء کرام نے اردو میں تفسیریں لکھیں تو وہ علماء کے لئے لکھیں مگر عوام کے لئے کسی نے کوئی کام نہیں کیا۔ میں نے عوام کے ذہنی اور علمی لیول کو ذہن میں رکھ کر سورہ نوح پر قرآن فہمی کا نمونہ تیار کر کے اسلامی نظریاتی کونسل اسلام ااباد کو بھیجا تھا اس پر ان کی رائے دے رہا ہوں۔

" آپ نے جناب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کو تفسیری نکات بھیجے تھے، انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں رائے دوں جو کہ مندرجہ ذیل ہے یہ تفسیری نکات دراصل ایک عام آدمی کی قرآن فہمی ہے۔ مطالعہ قرآن کے دوران میں ایک عام آدمی جس طرح قرآن کو سمجھتا ہے اور سبق حاصل کرتا ہے یہ تحریر بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتی ہے اس کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ مصنف نے عمدہ نکات اٹھائے ہیں مگر مطالعہ کے دوران قدرے سادہ فہمی اور سطحیت کا احساس ہوتا ہے مگر بہتر ہوگا کہ

مصنف نتیجہ اخذ کرتے لغت عرب، اسباب نزور، سیاق وسباق، تدریج اور ایک موضوع کے متعلق دوسری اایات کو بھی دامنے رکھیں تا کہ ایک اایت کے مفہوم کی پوری تصویر سامنے اا سکے۔قدیم ومعاصری تفسیری ادب کا مطالعہ بھی اس ضمن میں مفید ہوگا۔ اشفاق احمد ریسرچ آفیسر۔نظریاتی کونسل"

تو اللہ سبحانہ تعالی نے مجھے 2019 میں مجھے سمجھ عطا فرمائی اور دیہات کے مسلمانوں اور عورتوں کے لئے قرآن کو خود سمجھنے کے لئے یہ آئیڈیا ڈویلپ کرنا شروع کیا ہے۔ااس سے کیسے مذہبی اور سوشل سبق سیکھنے ہیں جن کو ہم اپنی زندگی منظّم کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں تا کہ مسلمان معاشروں کی سوشل لیول پر نشاۃ ثانیہ ہو سکے اور ہم اپنے مسلم کلچر کو اسلام کے اصولوں پر قائم کر سکیں۔مثلاً سچ بولنا ہماری سوشل ضرورت بن جائے تو مذہبی ضرورت بھی خود ہی پوری ہو جائے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم زندگیاں کلچر سے گزارتے ہیں نہ کہ مذہب سے۔ تفسیر اور میری قرآن فہمی کے نئے آئیڈیا میں کتنا اور کیسے فرق ہے وہ ظاہر ہو جائے گا جب موازنہ کریں گے۔دوسری آیت کہتی ہے۔

"۶۷-۲ جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تا کہ تم ک آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے؟

مولانا کی تفہیم القرآن میں اس آیت کی یہ تفسیر ہے؛۔"زندگی اور موت کو صرف اللہ نے بنایا ہےءدوسرا نہ کوئی زندگی دے سکتا ہے اور نہ ہی موت دینے والا۔دوسرے انسان کو نیکی اور بدی کی طاقت اور فیصلہ کرنے کی چوائس دی ہے۔ اس لیے اس کی زندگی بے مقصد نہیں ہوسکتی نہ ہی موت ۔ **یہ زندگی امتحان کے لیے ہے تو تمام زندگی دراصل امتحان میں ہی گزرے گی۔ جب امتحان ختم ہوا تو موت دے دی جاتی ہے پرچہ ختم ہونے کی گھنٹی بج جاتی ہے۔ اس لئے دنیا میں ہر انسان کو اچھائی کرنے کے مواقع دیئے جاتے ہیں اور برائی کے بھی کہ ان دونوں میں چوائس کرنی ہے ۔اور دکھا سکے کہ وہ کیسا انسان ہے لائق یا نالائق۔** اللہ ہی امتحان لینے والا ہے تو پرچے بھی وہی مارک کر کے صحیح یا غلط کا فیصلہ کرے گا۔کتنے نمبر دینے ہیں اس کا بھی وہی فیصلہ کرے گا۔اعمال کی اچھائی برائی یا ان کے وزن کا وہی فیصلہ کرے گا۔ امتحان دینے والا نہیں کرتا۔ وہ صرف گیس کر سکتا ہے کہ اتنے نمبر آسکتے ہیں۔

اس لیے ہر انسان کو معلوم کرنا چاہیے کہ ممتحن کے نزدیک اچھا عمل کیا ہے تا کہ وہی کیا جائے۔ امتحان کا مطلب ہی یہ ہے کہ پھر نتیجہ بھی نکلے گا ۔کب اس کا پتہ ہونا چاہیے۔ نتیجے سے پھر درجات بھی مقرر ہونگے کون فرسٹ ڈویژن میں کون دوسرے یا تیسرے میں ۔کتنے پاس مارک ہونگے۔ کامیاب کو پھر کیا صلہ یا جزا ملے گی فیل کون ہوگا اور کیا سزا ملے گی۔"

ان سوالوں کے جوابات میں نے قرآن فہمی پارا۲۹ میں بڑی تفصیل سے دئے ہیں۔جو یہ بھی بتاتی ہے کہ پیدائش سے بلوغت تک بچوں کے اعمال ریکارڈ نہیں ہوتے۔اس دوران والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو تعلیم اور تربیت دے کر تیار کریں جس کے لئے وہ اللہ تعالی کو جواب دہ ہونگے کہ بلوغت تک انہوں نے بچوں کو کیسے تیار کیا ہے جب ان کے اعمال ریکارڈ

ہونے شروع ہوجائیں گے۔

اسلام کا اصل مقصد کردار سازی ہے مگر ہم نے اس پر کبھی زور نہیں دیا جبکہ ہمیں تو اللہ تعالی نبی کریم کے اسوہ حسنہ کی نقل کرنے کا حلم دیتا ہے۔اس کی بھی سمجھ اس لئے نہیں آسکی کیونکہ ہم نے کبھی کلام پاک کا پیغام سمجھا ہی نہیں۔ہمیں حالات بدلنے کے لئے پہلے کردارزای کرمی ہوگی۔

ہم چونکہ پیدائشی مسلمان ہیں اس لئے ہمارا ایمان بہت کمزور ہے ہمیں اسلام کی فلاسفی پر بھی یقین نہیں کہ یہ آج چل سکتی ہے یا کہ نہیں جبکہ حقیقت یہ ہے مغربی کلچر تمام کا اسلامی اصولوں پر مبنی ہے کیونکہ اسلام دین فطرت ہے اور انسانی فطرت ہر ملک ہر جگہ ایک جیسی ہے۔امام مالکؒ کا فرمانا ہے کہ جب بھی مسلم امہ کی اصلاح کی ضرورت پڑے تو اسے مکی دور سے شروع کرنا ہوگا۔اس لئے میں نے نئے آئیڈیا کے لئے قرآن کے آخری دو پارے منتخب کئے کیونکہ انہی دو پاروں میں مکی سورتیں ہیں جن سے ہی ابتدا کرکے ہی ہم پہلے اللہ تعالی کی ذات کی موجودگی پر دل سے ایمان لائیں کہ وہی ہمارا پروردگار ہے وہی ہمارا مالک ہے اسی نے ہمیں دنیا میں بھیجا ہے اور وہی مقررہ وقت پر پھر ہمیں واپس لے جائے گا۔آتے خالی ہاتھ ہیں جاتے بھی دنیاوی چیزیں یہاں چھوڑ کر خالی ہاتھ ہیں اور صرف اعمال ساتھ کے لے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالی قیامت کے دن دیکھے گا کہ میری فرمانبرداری میں کئے ہیں یا اپنی مرضی کی ہے۔اور پھر اجر اور صلہ دینے یا سزا دینے کا فیصلہ کرے گا۔اور ان پر مکمل کرلیا ہے۔ اگر اس پہلے مرحلے میں اللہ پر دل سے یقین ہوگیا تو پھر دنیا کی سوشل زندگی spade work ابتدائی کام اسلامی فلاسفی پر منظم کی جاسکے گی۔

مدینہ منورہ میں جہاں جب احکامات نازل ہونے شروع ہوئے تھے تو رسول کریم ﷺ نے آپ نے کلام پاک کو سوشل عادات اور رسوم میں تبدیل کردیا تھا۔کیونکہ جو بات کلچر میں داخل ہوجائے وہ محفوظ ہوجاتی ہے۔مگر بعد میں ہم سے یہ بھی غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے ہر قرآنی آیت کو صرف مذہبی نقطہ نظر سے دیکھا جبکہ ہر اصول دراصل اخلاقی، ثقافتی، تمدنی، علمی، حکومتی گڈ گورنس کے لئے دنیاوی طور پر اپنانے کی بھی ضرورت تھی جو سب مل کر اسلامی تہذیب وثقافت کی تشکیل کرتے ہیں مگر۔اسی بات کو کتاب بلال کے مترجم مسٹر کریگ کو سمجھ تھی اور اس نے اس اصول کو یوں بیان کیا ہے

"HIS TRANSLATION OF MUCH OF SPIRITUAL MESSAGE OF THE KORAN INTO SOCIAL REALITY SHOWED MUHAMMAD'S GENIUS AS A LAW-GIVER. HE EXPRESSED HUMAN SYMPATHIES THAT IN THEIR TIME, THE SEVENTH CENTURY, WERE ASTONISHING. MANY OF HIS SOCIAL IDEAS WERE NOT REALIZED INSTITUTIONALLY IN WESTERN CIVILIZATION UNTIL THE NINETEENTH AND TWENTIETH CENTUTIES. "MUHAMMAD, WORKING BY PERSUATION AND MORAL FORCE RATHER THAN BY DECREE,

SET OUT TO MAKE MADINA THE PERFECT CITY, THE KORAN WAS STILL BEING REVEALED, AND WHERE IT TOUCHED HUMAN LEGISLATION, IT WAS, OF COURSE ABSOLUTE AND THE PENALTIES IMPOSED BY GOD WERE VERY STRICTLY ENFORCED. THEY COULD NOT BE ALTERED OR REDUCED WITHOUT PERIL."

"ON THE OTHER HAND, THE LESSER MAN MADE LAWS, THE EDIFICE OF PERFECT CITY, WERE ADMINISTERED MILDLY. THEY COVERED ALL ASPECTS OF EVERY DAY LIFE, FROM DEALINGS IN THE MARKET PLACE TO THE MANAGEMENT OF HOUSE HOLDS, AND MOHAMMAD USED THEM TO TEACHRATHER THAN TO PUNISH, TO REFORM RATHER THAN TO AVENGE."

"MOHAMMAD'S GREATES FEAR, WHICH HE INCLUDED IN HIS FEAR OF GOD, WAS DOING INJUSTICE TO MAN, WOMAN OR CREATURE."H.A.L CRAIG BOOK 'BILAL' Quartet Books London Page 121 . 1997

میں نے اس سٹڈی سے یہ آئیڈیا پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں اپنے پیارے رسول نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ان اور تفکر ساعہ: ہدایت پر عمل کرنا ہیا للھم ارنا حقائق کل الاشیاء کما ھی اے اللہ ہمیں تمام اشیاء کی اصلی حقیقت سے آگاہ فرما خیر من عبادۃ ستین یعنی ایک گھڑی کا تفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے: ۔اور . الحکمہ متاع المومن فحبث و "جدھا فھو احق بھا . علم وحکمت مومن کی گمشدہ متاع ہے اسے جس جگہ بھی پائے وہ اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔:۔

حدیث: ۔بے شک اللہ تعالی اس امت کے لئے ہر سو سال پر ایسی شخصیت کو بھیجتے ہیں جو اس امت کے لئے اس کے دین کی تجدید (غلطیوں کی اصلاح کے لئے) کر دیتی ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) اہل علم کی تصریح کے مطابق (۱) ایک ہی صدی میں کئی مجدد مفتی سلطان عالم "ہو سکتے ہیں۔ (۲) ہر علم وفن کا مجدد علیحدہ ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

Sunan Abu-Dawud, Book 37: Battles (Kitab Al-Malahim) Book 37, Number 4278:

Narrated AbuHurayrah: The Prophet (peace_be_upon_him) said: Allah will raise for this community at the end of every hundred years the one who will renovate its religion for it.

کہ اللہ تعالی ہر سو سال بعد دین اسلام کی تجدید کے لئے مصلح بھیجے گا، پر عمل کرنا چاہیئے اور ہر سو دسال بعد علم کو اپ ڈیٹ کرنا چاہیئے اور یہ سٹڈی اس قول رسول پر عمل کرتے کی طرف پہلا قدم ہے۔ سو سال کے اندر اند دوسرے کلچر اور مذاہب کے لوگوں کی نقل کرنے سے لوگوں کی سوچوں اور عادات میں تبدیلی آجاتی ہے جس کی وجہ سے اس حدیث کے مطابق اللہ تعالی کسی مصلح کو بھیجتا ہے؛ اس سے ہمیں سمجھ جانا چاہیئے کہ کیا ہم کو ہر دو تین نسل کے بعد ہمیں پھر سے قرآن وسنت کی روشنی میں ان سے موازنہ کر کے، اپنے مذہبی لٹریچر کو دوبارہ چیک کر کے ، اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔؟

مغربی ترقی کا راز: ۔اجتماعیت میں حفاظت ہے کی سمجھ میں ہے۔ اس لئے وہ زندگی کی ہر چیز شئر کرتے ہیں تا کہ سب اس میں

شامل ہو جائیں اور ہر ایک اس سے فائیدہ اٹھائے۔اس مائینڈ سیٹ سے وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں نئے سے نئے آئیڈاز پیدا کرتے رہتے ہیں۔کوئی مسئلہ حل ہونے تک چین سے نہیں بیٹھتے۔ہم مسئلے پیدا کرنے والی قوم بن گئے ہیں حل کرنا ہمارا کام نہیں۔ماضی کے حل کافی ہیں۔اس لئے ہمیں کلام پاک کو اس دنیاوی زندگی کے لئے ہدایت نامہ سمجھ کر پڑھنا، سمجھنا، اس میں سائینسی طریقے سے تحقیق کرنا، نتائج نکالنے اور پرانی کتابوں میں غلطیوں کی نشاندہی کر کے سچ اور صحیح کو ثابت کرنا چاہئے۔

ابن الہیثم کا سائینسی طریقہ ہی پوری دنیا میں سب سے پہلا سائینسی طریقہ گنا جاتا ہئے جس پر عمل کرتے یہ ریسرچ کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان کا سائینسی طریقہ کار یہ ہے اگر ایک سائینس دان کا مقصد سچ کی تلاش ہے تو اسے ہر وہ چیز جس کو پڑھتا ہے اس کا دشمن بن جانا چاہئے اور اس کو ہر طرف سے اس پر تنقید اور سوالوں سے حملہ کر دینا چاہئے۔اسے اپنے تجربات کے نتائج کو بھی چیلنج کرنا چاہئے تا کہ وہ اپنے بھی تعصب میں گرفتار نہ ہو جائے۔یا آرام پسند ہو جائے۔ابن الہیثم

ہمارا دینی رویہ؛۔ اس کے برعکس ہم سوال پوچھنا بھول ہی گئے ہیں جو بزرگوں نے کہہ دیا بس سر جھکا کا مان لیا۔ ہم اندھی تنقید کی ضرورت اور اچھائی پر کتابوں پر کتابیں لکھ رہے ہیں۔جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے ۔مولانا حالی نے جو کچھ 1889ء میں کہا تھا آج بھی صحیح ہے۔ ۔اے خاصہ خاصان رسل، وقت دعاء ہے۔ آ، کہ تیری امت پہ عجب وقت آن پڑا ہے۔

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے اسلام کا گر کرنہ ابھرنا دیکھے

مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

<u>پستی کی اس گہرائی میں گرنے کے باوجود نعرہ یہ ہے کہ ہمارے جیسا کوئی نہیں۔</u> اپنے گریبان میں جھانکنے کے بجائے دوسروں کی تنقیص، برائی اور تضحیک ہمارا قومی شعار بن چکا ہے۔یہ تکبر کی نشانی ہوتا ہے اور کسی سے بھی سیکھنے، میں مانع ہوتا ہے

آدمی کی حفاظت اور ترقی کے راز کو علم پر مبنی رکھا گیا ہے۔ مگر اس کی فطرت اور عادت بن گئی ہے وہ صرف کہانیوں پر یقین کر لیتا ہے، بہ نسبت حقیقتوں کے اور اس کی جگہ ہر ایک انسان عقیدہ رکھنے لگتا ہے۔؟ ۔عقیدہ کیا ہے؟ کیونکہ صرف مان لینا، عقائد رکھ لینا، سچ معلوم کرنے کے مشکل کام سے بدرجہا آسان ہے؟ جب ایک آدمی ایک چیز نہیں جانتا تو پھر وہ کیوں نہیں کہتا کہ میں نہیں جانتا۔اگر علم کی واقعی قدر کرتے ہیں تو پھر اس کو تلاش کیوں نہیں کرتے۔؟

پرانی کتابوں میں لکھی باتی آہستہ آہستہ چیلنج ہو رہی ہیں۔کیونکہ عقائد صرف ذہن کی پیداوار ہیں۔اس لئے ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ کیا میں اپنے کام عقائد کے سہارے کر رہا ہوں یا علم کی روشنی میں۔کیا میرا ذہن مختلف آراء یا Opinion کے ساتھ کام کرتا ہے یا علم کے ساتھ، حقیقت کے علم کے ساتھ۔آج کل ہر سو سال کی بجائے ہر بس تیس سال بعد ذہنی، علمی اور فکری حالت بدل رہی ہے۔اس لئے لگاتار سوچ بچار ضروری ہے۔انٹرنیٹ سے دینی فتنے اور وسوسے اور شکوک بڑھ گئے

ہیں اس لئے ایمان قائم رکھنا ایک مسلسل جہاد ہے

۔Descarts، فرانسیسی ماہر نے 1637ء میں یہ سائینسی اصول بنائے تھے۔جس سے ہم اپنی زندگی میں ہر کام کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔۔وہ یہ ہیں۔

1 کسی چیز کو بھی صحیح نہ مانا جائے جب تک مجھے اس کے سچ ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔اور اس سلسلے میں میں اپنی رائے کو بالکل وقعت نہ دوں۔

2 ہر مشکل کو مختلف حصوں میں بانٹ دیا جائے جتنا ممکن ہو سکے۔

3 خیالات کے سلسلے کو ایک ترتیب سے شروع کیا جائے تاکہ آسان سے مشکل کی طرف بتدریج بڑھا جائے۔

.4۔ہر تحقیق میں حساب کتاب اتنا بڑا ہو کہ کچھ رہ نہ جائے۔

تو اس دنیا میں اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو تمام لٹریچر کو چیک کر کے ان کی جگہ حقیقت کی تلاش کرنی پڑے گی۔ہمیں اپنی رائے کو اس کی اصل جگہ دینی چاہیے اور صرف سچ پر اعتبار کرنا چاہیے۔ اور مفید علم کی تلاش کرنی چاہئے اور غیر مفید باتوں پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے یہ دعاء مانگنے کے لئے کہا ہے

O Allah, I ask You for knowledge that is of benefit, a good provision, and deeds that will be accepted . Allaahumma 'innee 'as'aluka 'ilman naafi'an, wa rizqan tayyiban, wa 'amalan mutaqabbalan.

مکی سورتوں میں پیغام کی ایک ایک خاصیت دیکھیں گے کہ اس میں عقائد کا صرف مختصر تعارف دیا جاتا ہے ان کی تفصیل پھر مکی سورتوں میں دی گئی ہے۔ جس میں اللہ تعالی کی موجودگی، پیغمبر، قرآن ،موت کے بعد زندگی، حساب کتاب ،جنت دوزخ، جنت میں کیا انعام ملے گا جہنم کی سزا کیا ہوگی۔مکہ کے کافروں کو پہلی قوموں کی مثال دے کر سمجھانا ۔ پھر قائل کرنے کے لئے دلائل، اخلاقی خصلتیں، نیک اعمال، بری سوچ عادات اور برے اعمال کا بھی بیان مکس کرتے ہیں ۔یعنی بتدریج اسلامی تعلیمات کا تعارف کرایا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو اسلام کے سسٹمز کیا ہونگے اس کا اندازہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ کفار کے اعتراضات کا بھی مختصر جواب دیا جاتا ہے اور قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی وجہ بھی تاکہ انسانی طبیعت اس کو جذب کر سکے ۔

اس تمہید کے ساتھ میں یہ آئیڈیا آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔مجھے امید ہے کہ عوام کو یہ طریقہ پسند آئے گا اور اس سے اللہ کا پیغام سمجھنے میں آسانی ہوگی۔تاکہ ہماری دنیا بہتر ہو سکے اور اللہ تعالی کو بھی خوش کر سکیں گے اور روحانی اطمینا اور سکون بھی مل جائے میری علماء کرام اور عوام سے یہ بھی درخواست کے ساتھ بھیج رہا ہوں کہ مجھے اپنی رائے سے آگاہ کریں کہ اس کام کو مزید کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔اور یہ کام اتنا بڑا ہے کہ ایک شخص کے بس کی بات نہیں چونکہ ابتدائی کام

ہو چکا ہے اس لئے آپ میں سے کوئی بھی دیکھنا چاہے یا خود بھی اس کام میں شامل ہونا چاہے تو میں شیئر کر سکتا ہوں۔

آپ کی آراء کے بعد میں انشاءاللہ اپنے طور پر مکمل کر کے اپنی ویب سائٹ www.askallah.com.pk پر اپ لوڈ کر دونگا۔

عرض داشت

الحمدللہ کہ اللہ سبحانہ تعالی نے قرآن مجید سمجھنے میں مشکلات کے حل تلاش کرنے کا شوق بھی عطا فرمایا اور رہنمائی بھی فرمائے اور اس نعمت کو شیئر کرنے کے فرض کی سمجھ بھی عطا فرمائی۔ آئیڈیاز اتنی تیزی سے آتے ہیں کہ میرے لئے لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے ٹائپنگ میں بہت غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ان کو نظر انداز کر کے پڑھتے جائیں کیونکہ یہ اس طرح جلدی میں لکھا گیا پہلا مسودہ ہے اس کو ابھی کئی نظر ثانیوں سے کئی بار گزار کرنا اور لکھنا ہے۔

میں ۸۳ سال سے اوپر کا ہو گیا ہوں اس لئے غلطیوں کو معاف کیجئے اور اس طریقہ کار کو جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک متعارف کرائیں تا کہ نبی کریم ﷺ کے حجۃ الوداع کے فرمان کے مطابق دوسروں کو پہنچائیں کیونکہ وہ اس طریقہ کو اپنے علم سے مزید بہتر بنا سکیں گے۔ کیونکہ علم میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ خصوصا علماء کرام سے رہنمائی اور اس آئیڈیا کی پذیرائی کی درخواست ہے۔

اللہ کے پیغام کو سمجھنا اور پھیلانا اب ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے۔۔ کیونکہ کلام پاک کو اب علوم میں وسعت سے ہر شعبے کے ماہرین کو آیات سمجھنے اور سمجھانے میں حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالی کے علم میں سے کتنا اور کونسا کس کو عطا کرتا ہے وہ اللہ سبحانہ تعالی کی مشیت اور چوائس ہوتی ہے۔ جتنا علم مجھے عطا کیا ہے وہ میرا فرض بنتا ہے کہ سب تک پہنچا دوں جس کو بنیاد بنا کر دوسرے اس کو مزید ترقی دے سکیں

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں حصہ ڈالنا ہم سب مردوں اور عورتوں کا فرض بنتا ہے۔ صرف خواص کا کام نہیں۔ اس قرآن فہمی میں عربی نہ جاننے کو رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہئے۔ جیسے میں نے علماء کرام کی تفسیروں سے ہی استفادہ کر کے سمجھنے کی کوشش کی ہے اور جہاں ضروری سمجھا ان سے مل کر بھی سمجھا۔ اس طرح یہ دراصل یہ اجتماری سوچ پر مبنی ہے۔ صرف سٹینڈرڈ بنانے میں میری ذاتی سوچ ہے۔ ہر ایک اس میں خود چوائس کر سکتا ہے

ٹورنٹو کینیڈا | ۲۵ ستمبر ۲۰۲۲ | امتیاز علی

پارہ ۲۷

سورۃ الذاریات۔۵۱

51. Surah Adh-Dhariyat (The Winds that Scatter)

مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

یہ سورت بھی مکی ہے اور اسلامی نظریات کے ساتھ ہی سزا کا ڈر اور فرمانبرداری پر انعامات کے اصول کی یاددہانی کراتی ہے۔ یہ سب بھی بنیادی طور پر سوشل اصول ہی ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو اس کائنات کا مالک ہونے پر یقین کرو کیونکہ وہی ان سب چیزوں کا مالک ہے جو ہم استعمال کرتے ہیں۔ تو پھر اس کو ماننا پڑے گا کیونکہ جس کی چیزیں استعمال کرتے ہیں تو اس کا شکریہ کرکے تابعدار بننا پڑے گا ورنہ وہ حق استعمال واپس لے سکتا ہے

سورۃ الذاریات

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آیت ۴ بتاتی ہے کہ ہوا بادلوں کو لے جا کر پانی تقسیم کرتی ہے۔ جیسے مون سون ہوائیں ایک ہزار میل دور سے بنگال سے چل کر پاکستان آکر بارش کرتی ہیں اور راستے میں بھی ہر جگہ جتنا اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے ہر جگہ صرف اتنی ہی بارش ہوتی ہے

۔ا۔بکھیرنے والی ہواؤں کی قسم جو اُڑا کر بکھیر دیتی ہیں۔ا۔ پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔۲۔ پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ **۳۔پھر چیزیں تقسیم کرتی ہیں۔** ۴۔کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے۔۵۔اور انصاف (کا دن) ضرور واقع ہوگا۔٦۔

۔اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں۔۷۔کہ (اے اہلِ مکہ) تم (پیغمبر کی باتوں بارے) ایک مختلف اور غلط بات میں (پڑے ہوئے) ہو۔۸۔اس سے وہی پھرتا ہے جو (اللہ کی طرف سے) پھیرا جائے۔۹۔ **اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں۔**۱۰۔جو بیخبری میں بھولے ہوئے ہیں۔۱۱۔

۔پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا؟ ۱۲۔اس دن (ہوگا) جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔۱۳۔اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے۔۱۴۔

۔بیشک پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں (عیش کر رہے ہوں) گے۔۱۵۔(اور) جو جو (نعمتیں) ان کا پروردگار انہیں دیتا ہوگا انکو لے رہے ہوں گے۔ بیشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے۔۱٦۔**رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے**۔

۱۷۔اور اوقاتِ سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے۔۱۸۔اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا تھا۔۱۹۔

۔اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔۲۰۔اور خود تمہارے نفوس میں تو کیا تم دیکھتے نہیں؟۲۱۔اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔۲۲۔تو آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم! یہ (اسی طرح) قابلِ یقین ہے جس طرح تم بات کرتے ہو۔۲۳۔

۔بھلا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟۲۴۔جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ کہ نہ جان نہ پہچان۔۲۵۔تو اپنے گھر جا کر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لائے۔ ۲۶۔(اور کھانے کے لئے) ان کے آگے رکھ دیا کہنے لگے کہ آپ تناول کیوں نہیں کرتے؟ ۲۷۔اور دل میں ان سے خوف محسوس کیا (انہوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجئے اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت بھی سنائی۔۲۸۔تو ابراہیم کی بیوی چلاتی آئی اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگی کہ (اے ہے ایک تو) بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ۔۲۹۔(انہوں نے) کہا (ہاں) تمہارے پروردگار نے یونہی فرمایا ہے وہ بیشک صاحبِ حکمت (اور) خبردار ہے۔۳۰۔

پارہ نمبر ۲۷

۔ابراہیم نے کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے؟۳۱۔انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔۳۲۔تاکہ ان پر کھنگر برسائیں۔۳۳۔

یہ ثبوت ہے کہ اللہ تعالی کیسے بروں کی نشاندہی کر کے انہیں تباہ کرتا ہے اور اچھوں کو بچا لیتا ہے۔حیران کن بات یہ کہ ایک گھر کے سوا باقی سارے اس گناہ میں ملوث تھے تو کیا آج جب مغربی دنیا اور ان کی نقل میں زیادہ تر قومیں ہم جنس پرستی کو قانونی بنا رہی ہیں یو کیا اس دفعہ اللہ تعالی کی سزا زیادہ تر قوموں کو بیک وقت نہیں ملے گی

۔جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کر دیئے گئے ہیں۔۳۴۔تو وہاں جتنے مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا۔۳۵۔اور اس میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔۳۶۔اور جو لوگ عذابِ الیم سے ڈرتے ہیں ان کے لے وہاں نشانی چھوڑ دی۔۳۷۔۔اور موسیٰ (کے حال) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا۔۳۸۔تو اس نے اپنی جماعت (کے گھمنڈ) پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ۔ ۳۹۔تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور ان کو دریا میں پھینک دیا اور وہ کام ہی قابلِ ملامت کرتا تھا۔۴۰۔۔اور عاد (کی قوم کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک ہوا چلائی۔۴۱۔وہ جس چیز پر چلتی اس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی۔۴۲۔اور (قومِ) ثمود (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھا لو۔

۴۳۔تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی سوان کو کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔۴۴۔پھر وہ نہ تو اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ ہی مقابلہ کر سکتے تھے۔۴۵۔**اور اس سے پہلے (ہم) نوح کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے)** بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔۴٦۔۔**اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب قدرت ہے**۔۴۷۔اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا تو (دیکھو) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔۴۸۔

۔اور ہر چیز کی ہم نے دو قسمیں بنائیں تا کہ تم نصیحت پکڑو۔۴۹۔تو تم لوگ اللہ کی طرف بھاگ چلو میں اس کی طرف سے تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں۔۵۰۔اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ میں اس کی طرف سے تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں۔۵۱۔

۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا وہ اس کو جادوگر یا دیوانہ کہتے۔۵۲۔ کیا یہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے آئے ہیں؟ بلکہ **یہ شریر لوگ ہیں**۔۵۳۔**تو ان سے اعراض کرو تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی**۔۵۴۔

۔اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔۵۵۔

اصول

total obedience اللہ تعالی نے لفظ یعبدون استعمال کیا ہے جس کا مطلب عبدیت یا بندگی ہے غلام ہے اور **اور یہیں سے نظریہ غلط کر دیا ہے۔اور ہم نے عبادت یعنی نفلی عبادات، ذکر اذکار پر زور دے کر اخلاقیات، انسانی حقوق اور معاملات کو چھوڑ ہی دیا ہے جبکہ غلام تو کبھی حکم عدولی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ملازمت کرنے والوں کو تجربہ ہے۔گھریلو ملازم کے ساتھ ہم کی کرتے ہیں۔فرمانبرداری کے کس لیول کی توقع رکھتے ہین اللہ تعالی بھی یہی توقع رکھتا ہے وہ تو رحمان ورحیم ہے معاف کر دیتا ہے ہمارے پاس ملازمین کے لئے رحم نہیں ہوتا**

۔اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔۵٦۔ **میں ان سے طالبِ رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں**۔۵۷۔**اللہ ہی تو رزق دینے والا زور آور مضبوط ہے۔۵۸۔** کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کے لئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب) جلدی نہیں طلب کرنا چاہیئے۔۵۹۔جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لئے خرابی ہے۔٦۰۔

اسباق

بیشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے۔١٦۔

۔اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا تھا۔١۹۔ سبق یہ بہت اہم ایت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زکوۃ کے علاوہ بھی ہمیں اپنی اامدنی میں کچھ فیصد خیرات کے لئے علیحدہ کر لینا چاہئے جو کہ مانگنے

والوں کو بھی دیا جائے اور اپنے رشتہ داروں اور محلے کے غریب جو یا تھ نہیں پھیلاتے ان کو خود ڈھونڈ کر دیں۔

۔اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔۲۰۔اور خود تمہارے نفوس میں تو کیا تم دیکھتے نہیں؟۲۱

تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔۲۲

۔اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا وہ اس کو جادوگر یا دیوانہ کہتے۔۵۲۔کیا یہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے آئے ہیں؟ بلکہ یہ شریر لوگ ہیں۔۵۳۔تو ان سے اعراض کرو تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی۔۵۴۔اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔۵۵۔اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔۵۶۔میں ان سے طالبِ رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں۔۵۷۔اللہ ہی تو رزق دینے والا زور آور مضبوط ہے۔۵۸۔

سورہ طُور۔۵۲

52. Surah At-Tur (The Mount)

مکی ہے

اور اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

مکی سورہ ہونے کے ناطے صرف اسلامی بنیادی نظریات پر زور دیا گیا ہے

اس میں سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ اگر اولاد مومن ہے مگر ان کے اعمال میں تھوڑی کمی بھی ہوگی تو اس کو پورا کر کے ان کے ساتھ جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

سورہ طُور

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ قسم کھا کے کہہ رہا ہے قسم یقین دلانے کے لئے کھائی جاتی ہے کہ عذاب ہو کر رہے گا جس کا مطلب کہ یہ بات بھی خود بخود سمجھ میں آجانی چاہئے کہ موت کے بعد زندگی ہوگی اور جہاں حساب کتاب ہوگا۔جزا سزا ملے گی

۔(کوہ) طُور کی قسم!۔ا۔اور کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔۲۔کشادہ اوراق میں۔۳۔اور آباد گھر کی۔۴۔اور اونچی چھت کی۔۵۔اور ابلتے ہوئے دریا کی۔۶۔ کہ تمہارے پرودگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔۷۔(اور) اس کو کوئی روک نہیں سکے گا۔۸۔

جس دن آسمان لرزنے لگے کپکپا کر۔۹۔اور پہاڑ اڑنے لگیں اُون ہوکر۔۱۰۔اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی
ہے۔۱۱۔جو خوضِ (باطل) میں پڑے کھیل رہے ہیں۔۱۲۔جس دن ان کو آتشِ جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کرلے جائیں گے۔
۱۳۔یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے۔۱۴۔تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا؟۱۵۔اس میں داخل ہوجاؤ اور صبر کرو
یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) انہی کا تم کو بدلا مل رہا ہے۔۱۶۔

اصول

اس میں سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ اگر اولاد مومن ہے مگر ان کے اعمال میں تھوڑی کمی بھی ہوگی تو اس کو پورا کرکے ان کے ساتھ جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

۔**پرہیز گار ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے**۔۱۷۔جو کچھ ان کے پروردگار نے ان کو بخشا اس (کی وجہ) سے خوشحال اور
انکے پروردگار نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔۱۸۔اپنے اعمال کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔۱۹۔تختوں اوپر
جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیہ لگائے ہوئے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا عقد کردیں گے۔۲۰۔**اور جو لوگ
ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی (راہِ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولاد کو بھی ان (کے درجے) تک پہنچادیں گے اور
ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے۔۲۱**۔اور جس طرح کے میوے اور گوشت کو ان کا
جی چاہے گا ہم ان کو عطا کریں گے۔۲۲۔وہاں وہ ایک دوسرے سے جامِ شراب جھپٹ لیا کریں گے جس (کے پینے) سے نہ
ہذیان سرائی ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات۔۲۳۔اور نوجوان خدمتگار (جو ایسے ہوں گے) جیسے چھپائے ہوئے موتی ان کے آس
پاس پھریں گے۔۲۴۔اور ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے آپس میں گفتگو کریں گے۔۲۵۔کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے
گھر میں (اللہ سے) ڈرتے رہتے تھے۔۲۶۔تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔۲۷۔**اس سے پہلے
ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے**۔۲۸۔

**۔تو (اے پیغمبر!) تم نصیحت کرتے رہو تم اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تو کاہن ہو اور نہ دیوانے۔۲۹۔کیا کافر کہتے ہیں کہ یہ
شاعر ہے (اور) ہم اس کے حق میں زمانے کے حوادث کا انتظار کررہے ہیں؟۳۰**۔کہہ دو کہ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے
ساتھ انتظار کرتا ہوں۔۳۱۔**کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی شریر۔۳۲**۔کیا (کفار) کہتے ہیں کہ ان
پیغمبر نے قرآن از خود بنالیا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ (اللہ پر) ایمان نہیں رکھتے۔۳۳۔اگر یہ سچے ہیں تو ایسا کلام بنا تو لائیں۔
۳۴۔کیا یہ کسی کے پیدا کئے بغیر ہی پیدا ہوگئے ہیں یا یہ خود (اپنے تئیں) پیدا کرنے والے ہیں۔۳۵۔یا انہوں نے آسمانوں اور
زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ یقین ہی نہیں رکھتے۔۳۶۔کیا ان کے پاس تمہارے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ (کہیں
کے) داروغہ ہیں؟۳۷۔یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان سے باتیں) سن آتے ہیں تو جو سُن آتا ہے وہ

صریح سند دکھائے۔ ۳۸۔ کیا اللہ کی تو بیٹیاں اور تمہارے بیٹے؟ ۳۹۔ (اے پیغمبر!) کیا تم ان سے صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے؟ ۴۰۔ یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھ لیتے ہیں؟ ۴۱۔ کیا یہ کوئی داؤ کرنا چاہتے ہیں؟ تو کافر تو خود داؤ میں آنے والے ہیں۔ ۴۲۔ کیا اللہ کے سوا ان کو کوئی اور معبود ہے؟ اللہ ان کے شریک بنانے سے پاک ہے۔ ۴۳۔ اور اگر یہ آسمان سے (عذاب) کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں گے کہ یہ گاڑھا بادل ہے۔ ۴۴۔ پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ روز جس میں وہ بیہوش کر دیئے جائیں گے سامنے آ جائے۔ ۴۵۔ جس دن ان کا کوئی داؤ کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد ہی ملے۔ ۴۶۔ اور ظالموں کے لئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ ۴۷۔ اور تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو تم تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ ۴۸۔ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کرو۔

اسباق

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی (راہِ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولاد کو بھی ان (کے درجے) تک پہنچا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے ۲۱۔ اس موضوع پر اور بھی آیات ہیں

52-21. And those who believe and whose offspring follow them in Faith, to them shall We join their offspring, and We shall not decrease the reward of their deeds in anything. Every person is a pledge for that which he has earned. "Adn (Eden) Paradise (everlasting Gardens), which they shall enter and (also) those who acted righteously from among their fathers, and their wives, and their offspring"[ar-Ra 'd 13:23]Gardens of perpetual residence; they will enter them with whoever were righteous among their fathers, their spouses and their descendants. And the angels will enter upon them from every gate, [saying]:'Peace be upon you for what you patiently endured. And excellent is the final home.' [Quran, 13:23-24]

"Enter Paradise, you and your wives, in happiness"

[az-Zukhruf 43:70]. (angels are saying) "Our Lord! Admit them into the Gardens of Eden, which You have promised them, along with whoever is righteous among their forebears, their spouses and their descendants. Indeed You are the All-mighty, the All-wise". (Quran: 40/ 8)

کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی شریر۔ ۳۲ سبق جو شرارتی فطرت کے لوگ ہوتے ہیں ان کو شرارت میں ہی مزہ آتا ہے

سورۂ نجم۔۵۳

53. Surah An-Najm (The Star)

مکی ہے

اور اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

یہ سورت ۵ نبوی یعنی نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی تھی اور یہ پہلی صورت ہے جو کہ آپ نے کسی مجمع میں خطاب کیا ہو اس سے پہلے اآپ چند اایات چیدہ چیدہ لوگوں کو سناتے تھے یعنی ذاتی تبلیغ ہوتی تھی۔جب آپ نے یہ پورہ سورت تلاوت کی اور سجدے کی اایت پر سجدہ کیا تو سب سننے والے کافر بھی سجدے میں چلے گئے تھے۔

سورۂ نجم

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آیت نمبر دو اور تین میں شروع خطاب میں اللہ تعالی نبی کریم ﷺ کے بارے یہ بتایا ہے کہ یہ نہیں کہ غلطی سے راستہ بھول گئے ہیں اور نہ ہی یہ کہ جان بوجھ کر راست بھولے ہیں یا کہ کسی مقصد کے لئے یہ کر رہے ہیں تم میں ساری زندگی گزاری ہے اور اب جو کہہ رہے ہیں کہ مجھے پر وحی اترتی ہے تو صحیح کہہ رہے ہیں ان کی بات مان لو۔اور یہ وحی حضرت جبرائیل لے کر اآتے ہیں جن کو آپ نے دیکھا ہوا ہے۔

۔تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے۔ا۔

۔کہ تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں۔۲۔اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔۳۔

۔یہ (قرآن) تو حکم الٰہی ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔۴۔ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا۔۵۔(یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے۔۶۔

۔اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے۔۷۔پھر قریب ہوئے اور اَور آگے بڑھے۔۸۔تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم۔۹۔پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا۔۱۰۔

۔جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا۔۱۱۔کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو۔۱۲۔ اور انہوں اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے۔۱۳۔ پرلی حد کی بیری کے پاس۔۱۴۔اسی کے پاس رہنے کی جنت ہے۔۱۵۔جب کہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔۱۶۔ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) بڑھی۔۱۷۔انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔۱۸۔

بت پرستی دراصل برنس ہوتا تھا کیونکہ کعبہ کی اامدنی قریش لے جاتے تھے اس لئے ہرراستے پرمختلف قبیلے والوں نے اپنے بت رکھے ہوئے تھے جہاں چڑھاوے چڑھتے تھے۔قبر پرستی بھی بزنس کے لئے ہے مجاور سب جانتے ہیں مگر مریدوں کو دھوکہ نہ دیں تو پھر آمدنی کہاں سے ہوگی

۔بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا؟ ۱۹۔اور تیسرے منات کو(کہ یہ بت کہیں معبود ہو سکتے ہیں؟) ۲۰۔

(مشرکو!) کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟ ۲۱۔یہ تقسیم تو بہت بے انصافی کی ہے۔۲۲۔وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں اللہ نے تو ان کی کوئی سند نازل نہیں کی یہ لوگ محض ظنِ (فاسد) اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔۲۳۔

اصول

اللہ تعالی نے یہ اپنے پالیسی بیان جاری کیا ہے۔ہر آرزو پوری نہیں ہوسکتی کوئی بندہ سفارش کرنے کی جرات بھی نہیں کر سکتا جس کو اجازت دے کی سفارش کرسکتا ہے اس کی بھی سفارش ماننا اللہ کی مرضی ہے۔تو مرے ہوئے پیروں سے مانگنا تو بالکل اس آیت کی خلاف ورزی ہے۔

۔کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے؟ ۲۴۔آخرت اور دنیا تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔۲۵۔اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی، مگر اس وقت کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت بخشے اور (سفارش) پسند کرے۔۲۶۔جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کو (اللہ کی) لڑکیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔۲۷۔حالانکہ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں وہ صرف ظن پر چلتے ہیں اور ظن یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔۲۸۔

تو جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دنیا ہی کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی منہ پھیر لو۔۲۹۔ان کے علم کی یہی انتہا ہے تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اس سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چلا۔۳۰۔اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو) اس لئے (پیدا کیا ہے) کہ جن لوگوں نے اور جنہوں نے نیکیاں کیں ان کو نیک بدلا دے۔۳۱۔

اصول

کوئی آدمی اپنی پارسائی کا دعوی نہیں کرسکتا نہ زعم رکھے۔مذہبی لیڈروں کو اس میں مبتلا ہتے دیکھا ہے خاص طور جو چاردن نماز پڑھ لے وہ دوسروں کو ایسے نصیحت شروع کردیا ہے کہ جیسے وہ بخشا ہوا ہے

جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو اپنے آپ کو

پاک صاف نہ جتاؤ جو پرہیز گار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے۔۳۲۔

۔ **بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا؟** ۳۳۔ اور تھوڑا سا دیا (پھر) ہاتھ روک لیا۔۳۴۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے؟ ۳۵۔ کیا جو باتیں موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں ان کی اس کو خبر نہیں پہنچی؟ ۳۶۔ اور ابراہیم کی جنہوں نے (حق طاعت ورسالت) پورا کیا۔۳۷۔ **یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔** ۳۸۔

اصول

یہ بھی پالیسی بیان ہورہی ہے کہ اس دنیامیں جس کی کوشش کرے گا تب ہی ملے گی ااور آخرت میں بھی جو عمل اس دنیا میں اسی نیت سے کرے گا تبھی اس کا صلہ ملے گا کوشش کے بغیر کچھ نہیں ملتا

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔۳۹۔ اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔۴۰۔ پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔۴۱۔ اور یہ کہ تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔۴۲۔

۔ **اور یہ کہ وہ ہنساتا اور رلاتا ہے** ۔۴۳۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے۔۴۴۔ **اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) پیدا کرتا ہے۔۴۵۔ (یعنی) نطفے سے جو (رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔۴۶۔ اور یہ کہ (قیامت کو) اسی پر دوبارہ اٹھانا لازم ہے۔۴۷۔ اور یہ کہ وہی دولتمند بناتا اور مفلس کرتا ہے۔۴۸۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ کا مالک ہے۔۴۹۔**

۔ اور یہ کہ اسی نے عاد اوّل کو ہلاک کر ڈالا۔۵۰۔ اور ثمود کو بھی غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا۔۵۱۔ اور ان سے پہلے قوم نوح کو بھی کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے۔۵۲۔ اور اسی نے الٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا۔۵۳۔ پھر ان پر چھایا جو چھایا۔۵۴۔ **تو (اے انسان) تو اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت پر جھگڑے گا۔۵۵۔ یہ (محمد ﷺ) بھی اگلے ڈرسنانے والوں میں سے ایک ڈرسنانے والے ہیں** ۵۶۔ آنے والی (یعنی قیامت) قریب آ پہنچی۔۵۷۔ **اس (دن کی تکلیفوں) کو اللہ کے سوا کوئی دُور نہیں کر سکے گا۔** ۵۸۔ (اے منکرین) کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو؟ ۵۹۔ **اور ہنستے ہو اور روتے نہیں؟** ۶۰۔ اور تم غفلت میں پڑ رہے ہو۔۶۱۔ تو اللہ کے آگے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔۶۲۔

اسباق

۔ بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا؟ ۱۹۔ اور تیسرے منات کو (کہ یہ بت کہیں معبود ہو سکتے ہیں؟) سبق: ۔ کعبہ کے باوجود یہ بت دراصل سارے بزنس کے لئے تھے جن پر چڑھاوے چڑھتے تھے۔ ہمارے یہاں قبریں بھی سو فیصد بزنس کے لئے ہیں۔ میرا ذاتی تجزیہ ہے کہ جی ٹی روڈ پر راولپنڈی اور گجرات کے درمیان ۱۹۶۰ کی دہائی سے پہلے کوئی قبر نہیں تھی۔ پھر لوگوں نے سڑک کے کنارے پہلے ایک آدمی بیٹھ کر سبز جھنڈا لگاتا تھا تو کاربس والے پیسے پھینکنے شروع ہوجاتے تھے پھر قبریں بن کر باقاعدہ لگ رکنے لگتے تھے۔ اب یو پیروں کی بلیوں کے مرنے کے بعد ان کی قبریں بننے لگی ہیں ان پر سبز چادر ہوتی ہے

چھاوے چڑھنے لگتے ہیں۔

۔کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے؟ ۲۴۔آ **خرت اور دنیا تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔**۲۵۔اور آسمانوں میں **بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں** دیتی، **مگر اس وقت کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت بخشے** اور **(سفارش) پسند کرے۔حالانکہ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں وہ صرف ظن پر چلتے ہیں اور ظن یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔**۲۸

یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔۳۸۔اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔۳۹۔اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔۴۰۔ پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔۴۱۔اور یہ کہ تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔۴۲۔

۔اور یہ کہ وہ ہنساتا اور رلاتا ہے۔۴۳۔اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے۔۴۴۔اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) پیدا کرتا ہے۔۴۵۔

۔اور یہ کہ وہی دولتمند بناتا اور مفلس کرتا ہے۔۴۸۔اور یہ کہ وہی شعریٰ کا مالک ہے ۴۹

سورۂ قمر۔۵۴

54. Surah Al-Qamar (The Moon)

مکی ہے

اوراس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

اس میں معجزہ شق القمر کا ذکر ہے یہ واقعہ منی کے مقام پر پیش آیا کہ چاند دوٹکڑے ہوکر اتنے دور ہوئے کہ ایک پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا پہاڑ کے دوسری طرف ہوگیا سب نے دیکھا اور پھر تخڑے مل گئے۔ مگر کفار نے پھر بھی جادو کہہ کر ماننے سے انکار کردیا، لوگ عمومانہ سمجھانے سے مانتے ہیں، نہ تاریخ سے مانتے ہیں نہ دوسروں کے ساتھ ہوتے دیکھ کر مشاہدے سے سبق سیکھتے ہیں اور نہ ثبوت دیکھنے کے بعد بھی۔ جب نہیں ماننا تو پھر کچھ کرلیں اپنی بات ہی مانیں گے حالانکہ ماننے کے لئے تین اصول ہیں کہ علم سے مان لینا علم الیقین، یا آنکھ سے دیکھ کر مان لینا عین الیقین، یا تجربہ کرکے مان لینا حق الیقین

اس سورت میں یہ تینوں طریقوں کا ذکر ہے

سورۂ قمر۔۵۴

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

معجزہ شق القمر دیکھ کر بھی کافر نہیں مانے تو پھر پرانی قوموں کی تاریخ یاد دلائی گئی

قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہوگیا۔۱۔اور اگر (کافر) کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک ہمیشہ کا جادو ہے۔۲۔

۔اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور **ہر کام کا وقت مقرر ہے**۔۳۔اور ان کو ایسے حالات (سابقین) پہنچ چکے ہیں جن میں عبرت ہے۔۴۔**اور کامل دانائی (کی کتاب بھی) لیکن ڈرانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا**۔۵۔**تو تم بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کرو** جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائے گا۔۶۔**تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں**۔۷۔اس بلانے والے کی طرف دوڑتے جاتے ہوں گے کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے۔۸۔ ء

ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا **کہ دیوانہ ہے اور انہیں ڈانٹا بھی**۔۹۔ تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (**بار الٰہی) میں (ان کے مقابلے میں) کمزور ہوں**۔۱۰۔**تو (ان سے) بدلا لے** پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔۱۱۔اور زمین میں چشمے جاری کردیئے **تو پانی ایک کام کے لئے جو مقدر ہو چکا تھا جمع ہوگیا**۔۱۲۔اور ہم نے نوح کو ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی سوار کرلیا۔۱۳۔وہ ہماری آنکھوں کے سامنے

چلتی تھی (یہ سب کچھ) اس شخص کے انتقام کے لئے (کیا گیا) جس کو کافر مانتے نہ تھے۔۱۴۔ **اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑ تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے**۔۱۵۔سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔ **۱۶۔اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے**؟۱۷۔

۔ **عاد نے بھی تکذیب کی تھی** سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟۔۱۸۔ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی۔۱۹۔وہ لوگوں کو (اس طرح) اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔۲۰۔سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟۔۲۱۔اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟۔۲۲۔

۔ **ثمود نے بھی ہدایت کرنے والوں کو جھٹلایا**۔۲۳۔اور کہا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم ہی میں سے ہے ہم اس کی پیروی کریں؟ یوں ہو تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔۲۴۔کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے۔۲۵۔ان کو کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا خود پسند ہے۔۲۶۔(اے صالح!) ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو تم ان کو دیکھتے رہو اور صبر کرو۔۲۷۔اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے ہر (باری والے کو اپنی) باری پر آنا چاہیئے۔۲۸۔تو ان لوگوں نے اپنے رفیق کو بلایا تو اس نے (اونٹنی کو پکڑ کر اس کی) کونچیں کاٹ ڈالیں۔۲۹۔سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہے؟۳۰۔ہم نے ان پر (عذاب کے لئے) ایک چیخ بھیجی تھی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ۔۳۱۔ **اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے**؟۳۲۔

۔ **لوط کی قوم نے بھی ڈرسنانے والوں کو جھٹلایا تھا**۔۳۳۔تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی مگر لوط کہ گھر والے کہ ہم نے ان کو پچھلی رات ہی سے بچالیا۔۳۴۔اپنے فضل سے۔شکر کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔۳۵۔اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا **مگر انہوں نے ڈرانے میں شک کیا**۔۳۶۔اور ان سے ان کے مہمانوں کو لے لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں سو (اب) میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو۔۳۷۔اور ان پر صبح سویرے ہی اٹل عذاب آنازل ہوا۔۳۸۔تو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو۔۳۹۔اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟۴۰۔

۔اور **قوم فرعون کے پاس بھی ڈرسنانے والے آئے**۔۴۱۔انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح پکڑ لیا **جس طرح ایک قوی اور غالب شخص پکڑ لیتا ہے**۔۴۲۔ **(اے اہلِ عرب!) کیا تمہارے کافر ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی چھوٹ لکھ دی گئی ہے**۔۴۳۔ **کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت بڑی مضبوط ہے**۔ہم ہی کامیاب ہونگے۴۴۔ ن جلد ہی یہ شکست کھا جائیں گے اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔۴۵۔ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے۔۴۶۔بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں۔

۴۷۔اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے اب آ گ کا مزہ چکھو۔۴۸۔

اصول

ہر چیز کے رول یا کام کے بارے تفصّل لکھ دی گئی ہے۔جیسے کہ کسی ایک اور آیت میں اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ایک پتہ بھی گرتا ہے تو اس کا وقت اور طریقہ بھی لکھا ہوتا ہے ایک امریکن عورت نے لکھا تھا کہ میں صبح اٹھ کر دیکھ رہی تھی کہ ایک چڑیا آئی اور ایک ٹہنی پر بیٹھی اور اس کے کچھ دیر بعد ایک پتہ گرا تو میری اندر کی آنکھ نے قدرت کا نظام دیکھ لیا کہ کب کس چیز نے کیا کرنا ہے۔

۔ہم نے ہر چیز اندازۂ مقرر (قدر) کے ساتھ پیدا کی ہے۔۴۹۔اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔۵۰۔اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟۵۱۔اور جو کچھ انہوں نے کیا (ان کے) اعمالناموں میں (مندرج) ہے۔۵۲۔(**یعنی**) **ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے**۔۵۳۔جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔۵۴۔(یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔۵۵۔

اسباق

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟۳۲ سبق۔ ہم میں سے ہر مسلمان کو قرآن سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر چہ صرف ایک ہی آیت ہو جس کی سمجھ اس کے علم اور تجربے کی بنا پر آئی ہو۔کیونکہ علم اور آئیڈیا اللہ تعالی کی ذات دیتی ہے۔مثلا مجھے کلام پاک سمجھتے ہوئے یہ لگا ہے کہ کلام پاک سب کا سب سوشیالوجی ہے۔اللہ تعالی کی پہچان بھی سوشل ضرورت ہے کیونکہ اگر ہم اس کائنات میں اپنی حیثیت کا تعین نہیں کر سکتے تو پھر زندگی کی سمجھ ہی نہیں اائے گی اللہ تعالی کا کائنات کا مالک اور باس تصور کریں تو تبھی دوسرے انسانوں اور مخلوقات سے کیسے برتاؤ کرنا ہے کی سمجھ اائے گی۔ کہ جب ہم سب ایک مالک کی ملکیت ہیں تو اس کی ہر چیز کی حفاظت اور صحیح استعمال ہمارا فرض بنتا ہے اس کے ہر ملازم کے ساتھ ہم برابر کے ملازم ہونگے فرق صرف ڈیوٹی کے مطابق حیثیت اور رتبے کا ہوگا۔مرنے یعنی اس دنیا سے ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن بھی پرفارمنس کے مطابق ہوگی کہ ہر رول میں کیسے رہے رتبے کے حساب سے نہیں ہوگی۔

۔ہم نے ہر چیز اندازۂ مقرر (قدر) کے ساتھ پیدا کی ہے۔۴۹۔اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔۵۰۔

اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا **مگر انہوں نے ڈرانے میں شک کیا**۔۳۶ ہر چیز کے رول یا کام کے بارے تفصّل لکھ دی گئی ہے۔جیسے کہ کسی ایک اور آیت میں اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ایک پتہ بھی گرتا ہے تو اس کا وقت اور طریقہ بھی لکھا ہوتا ہے ایک امریکن عورت نے لکھا تھا کہ میں صبح اٹھ کر دیکھ رہی تھی کہ ایک چڑیا آئی اور ایک ٹہنی پر بیٹھی اور اس کے کچھ دیر بعد

ایک پتہ گرا تو میری اندر کی آنکھ نے قدرت کا نظام دیکھ لیا کہ کب کس چیز نے کیا کرنا ہے۔

(اے اہلِ عرب!) کیا تمہارے کافران لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی چھوٹ لکھ دی گئی ہے۔

سورۃ رحمٰن۔ ۵۵

55. Surah Ar-Rahman (The Most Gracious)

مکی ہے

اس میں اٹھہتر آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

یہ مکی سورت انسان کو یاد کرانے کے لئے ہے کہ تو **(اے گروہِ جن وانس!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے،**

عربی میں لفظ آلاء استعمال ہوا ہے جس کے تین معنے ہیں نعمت، قدرت اور خوبیاں اور صفات۔ تو ہر ایت میں context کے حساب سے اس کا استعمال ہوگا صرف نعمت کے ترجمے سے نہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ تلاوت کرتے کہتے تھے۔ فبای آلاء ربکما تکذبان، تو جن سننے کے بعد جواب دیتے تھے کہ لابشی من نعمۃ ربنا نکذب یعنی ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ کہتے تھے ایک ہمارے پروردگار ہم کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے حمد تیرے ہی لئے ہے

مختلف نعمتیں یاد کرائی گئی ہے سب سے بڑی یہ کہ انسان پیدا کیا گیا اشرف الخلوقات جو باقی مخلوقات کو استعمال کرتا ہے جو سب اس کے دنیا میں ان سے پہلے اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بنادی گئی تھیں۔ تو اسے بھی وہی کرنا چاہئے جس کے لئے بنایا گیا ہے کہ کائنات کی ایڈمنسٹریشن اور مینجمنٹ مالک کے احکامات کے مطابق کرے۔ خلیفہ یا سیکنڈان کمانڈ کا یہی کام ہوتا ہے تا کہ یہ دنیا جنت اور امن کی جگہ بن جائے۔ جنوں کے ساتھ کا واقعہ نبوت کے دسویں سال کا ہے۔

پہلی آیت سے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں چونکہ رحم کرنے والا ہوں اس لئے انسان کو پیدا کرنے اور بولنے کے ساتھ ہی اس کی رہنمائی کے لئے قرآن نازل کیا۔ بولنے سے مطلب یہ ہے کہ پہلے سوچنا اور فیصلہ کرنا سکھائے جس کو دوسروں کو اپنے خیالات اور مقصد بتانے کے لئے بولنا سکھایا۔ عقل وشعور فہم وادراک ارادہ اختیار اچھے برے کی تمیز دی اور ذی شعور اور ذی اختیار مخلوق بنایا۔ سورہ لیل میں کہا ہے کہ انا علینا للھدی ہدایت دینا رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ سورہ طہ میں موسیٰ نے کہا۔ ہر شی کو اللہ نے اس کی مخصوص ساخت عطا کی پیدا اور پھر اس کی رہنمائی کی۔ یہی ہمارا روز کا تجربہ ہے کہ ہر کام کے لئے ذمہ داری دینے یا خود solo کرنے سے پہلے تعلیم پریکٹیکل ٹریننگ دیتے ہیں۔ اسی لئے بلوغت تک والدین کی ذمہ داری ہے اس کے بعد ہر لڑکا لڑکی اپنے اعمال کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اس کے بعد پھر بعض سچائیاں بیان کیں تا کہ یقین ہوجائے کہ اب تک کی باتیں سچ ہیں تو بعد کی بھی ہونگی۔ساتھ ہی چند اصول بھی بتائے

سورۂ رحمٰن۔۵۵

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

۔(اللہ جو) نہایت مہربان۔۱۔اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔۲۔اسی نے انسان کو پیدا کیا۔۳۔اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔۴۔

ان دو آیات کا مطلب ہے کہ چاند اور سورج بھی میرے حکم کے مطابق چل رہے ہیں۔ اور بناتات کا سجدہ کرنا بھی حکم ماننا ہی ہے کہ سب میرے حکم کے مطابق چل رہے ہیں۔اسی کو توازن کہتے ہیں تو تم بھی زندگی کی ہر چیز میں اصولوں پع رمل کروگے تو معاشرے میں توازن ہوگا۔جیسے ہم کہتے ہیں کہ مغربی معاشرے سچ پر balance ہیں یعنی ہر ایک سچ بولتا ہے۔جبکہ ہمارے معاشرہ کا توازن جھوٹ پر ہے

۔سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔۵۔

۔اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔۶۔

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔۷۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔۸۔اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو۔۹۔

۔اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔۱۰۔اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ ۱۱۔اور اناج جس کے ساتھ بھُس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔۱۲۔تو (اے گروہِ جن وانس!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ۔۱۳ گے؟ اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا۔۱۴۔اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔۱۵۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۶۔ وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔ ۱۷۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۸۔

۔اسی نے دو دریا، رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔۱۹۔دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔۲۰۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟۲۱۔دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔۲۲۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۳۔اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔۲۴۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۵۔

۔جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔۲۶۔اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحبِ جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔۲۷۔تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۸۔آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے

مانگتے ہیں اور ہر روز اس کے لئے نئی شان ہے۔ ۲۹۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۰۔ اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ۳۱۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۲۔ اے گروہ جن و انس! اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تو تم نکل ہی نہیں سکتے۔ ۳۳۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۴۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ ۳۵۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۶۔ پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہوگا۔ ۳۷۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۸۔ اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ کسی جن سے۔ ۳۹۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۴۰۔ گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔ ۴۱۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۴۲۔ یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے۔ ۴۳۔ وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے۔ ۴۴۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۴۵۔

اصول

پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنا دراصل تقوی یا پرہیز گاری کہلاتا ہے مگر آج کل سوشل لحاظ سے اسے سیلف ڈسپلن یا سیلف کنٹرول کہیں گے۔ یہ دراصل سوچ سمجھ کر اور کسی مقصد کے تحت ہی کام کرنے کی عادت اپنانا ہوتا ہے۔ اس لئے بچپن سے ہی ان کو سکھانا چاہئے کہ ہر کام کسی مقصد کے تحت اور بہترین طریقے سے کرنا سیکھنا چاہئے اسی میں آداب بھی آجاتے ہیں۔ اسی بات کو اللہ تعالی کہتا ہے کہ جس طرح مجھ سے ڈرنا چاہئے تھا کہ میں کتنا بڑا ہوں یہ نہیں کرتے اور نہ ہی مجھے جیسا سمجھنا چاہئے تھا نہیں سمجھے۔ یا مجھ سے ڈر اور امید کے ساتھ مانگا کرو۔

اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ ۴۶۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۴۷۔ ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں)۔ ۴۸۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۴۹۔ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں۔ ۵۰۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۵۱۔ ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں۔ ۵۲۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۵۳۔ (اہلِ جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں۔ ۵۴۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۵۵۔ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہلِ جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ ۵۶۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۵۷۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ ۵۸۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۵۹۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ۶۰۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت

کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۱۔

۔اور ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔۶۲۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۳۔ دونوں خوب گہرے سبز۔۶۴۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۵۔ ان میں دو چشمے ابل رہے ہیں۔ ۶۶۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۷۔ ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔ ۶۸۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۹۔ ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں۔ ۷۰۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۱۔ (وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)۔۷۲۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۳۔ ان کو اہلِ جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا نہ کسی جن نے۔۷۴۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۵۔ سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ۷۶۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۷۔

(اے محمد ﷺ!) **تمہارا پروردگار جو صاحبِ جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔** ۷۸۔

اسباق

(اللہ جو) نہایت مہربان۔۱۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔۲۔ سبق: **ہمیں قرآن کی سٹڈی پر زیادہ زور دینا چاہیئے اور وہ بھی سوشل اینگل سے کیونکہ قرآن اس دنیا میں زندگی کی رہنماءی کے لئے آیا ہے**

کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ ۸۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو۔ ۹۔ سبق۔ یہ اصول حقوق کے بارے بھی ہے کہ اس میں عدل رکھو جیسے کہ بیوی اور والدین کے حقوق میں توازن نہیں رکھا جاتا۔ دفاتر بھی یہی کرتے ہیں کہ حکومت کے ٹیکس تو سختی سے وصول کرتے ہیں مگر عوام کے حقوق ادا کرنے میں ڈنڈی مار جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ اصول زندگی کے ہر شعبے کے لئے ہے

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔ ۲۶

۔نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ۶۰۔ سبق۔ یہ بہت اہم سوشل اصول ہے کہ تعلقات دو طرفہ ہونے چاہئیں۔ یہ صرف نیکی کے ساتھ ہی متعلق نہیں ہے۔۔ نیکی کے بدلے فورا شکریہ ادا کرنا بھی نیکی ہے۔ تکلیف پہنچانے پر فورا سوری یا معاف کیجئے کہنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی عزت کرتا ہے تو عزت کریں۔ کوئی دعوت کرتا ہے تو دعوت واپس بھی کریں۔

۔اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ ۴۶ سبق :۔ یہ بھی سوشل اصول ہی ہے کہ ڈر ہی ڈسپلن کی بنیاد ہوتا ہے۔ چاہے اللہ کے ساتھ معاملہ ہو۔ ملکی قوانین ہوں یا گھر دفتر ہو یا سڑک پر ٹریفک ہو۔ جواب دہی اور سزا کا ڈر ہی مغربی ممالک، سعودی عرب اور یو اے ای میں امن کا باعث ہے پاکستان میں ڈر غائب ہو گیا ہے۔

۔(اے محمد ﷺ!) تمہارا پروردگار جو صاحبِ جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔۷۸۔

سورۂ واقعہ۔۵٦

56. Surah Al-Waqi'ah (The Event)

مکی ہے

اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

سورت نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی تھی اسی سال حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تھا۔مکی سورہ ہونے کے حوالے سے اسلامی نظریات میں موت کے بعد زندہ ہونے یعنی قیامت کے واقعات پر مبنی تفصیل ہے۔ کہ کیسے لوگ تین حصوں میں بٹ جائیں گے۔

سورۂ واقعہ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قیامت کے دن اعمال کے لحاظ سے لوگ تین قسمیں میں بٹ جائیں گے

۔**جب واقع ہونیوالی واقع ہو جائے۔۱**۔اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں۔۲۔کسی کو پست کرے کسی کو بلند۔۳۔

۔**جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے**۔۴۔اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔۵۔پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔٦۔

۔اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ۔۷۔تو داہنے ہاتھ والے۔(سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں۔۸۔

اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتارِ عذاب) ہیں۔۹۔۔**اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں**۔۱۰۔

یہ پہلی قسم کے جنتی لوگ ہونگے

۔وہی (اللہ کے) مقرب ہیں۔۱۱۔نعمت کے بہشتوں میں۔۱۲۔**وہ بہت تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے**۱۳۔**اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے**۔۱۴۔(لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے ہوئے تختوں پر۔۱۵۔آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے۔۱٦۔نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے۔۱۷۔یعنی آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر۔۱۸۔اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔۱۹۔اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں۔۲۰۔اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے۔۲۱۔اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔۲۲۔ جیسے (حفاظت سے) تہ کئے ہوئے (آب دار) موتی۔۲۳۔یہ ان اعمال کا بدلا ہے جو وہ کرتے تھے۔۲۴۔وہاں نہ بیہودہ بات

سنیں گے اور نہ گالی گلوچ۔۲۵۔ ہاں ان کا کلام سلام سلام (ہوگا)۔۲۶۔

یہ دوسری قسم کے جنتی لوگ ہونگے

۔اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں۔۲۷۔ (یعنی) بے خار کی بیریوں میں۔۲۸۔ اور تہ بتہ کیلوں۔۲۹۔ اور لمبے لمبے سایوں۔۳۰۔ اور پانی کے جھرنوں۔۳۱۔ اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں۔۳۲۔ جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے۔۳۳۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں۔۳۴۔ ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا۔۳۵۔ تو ان کو کنواریاں بنایا۔۳۶۔ (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر۔۳۷۔ داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔۳۸۔ (یہ) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہیں۔۳۹۔ اور بہت سے پچھلوں میں سے۔۴۰۔

یہ تیسری قسم سزایافتہ لوگوں کی ہوگی

۔اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں۔۴۱۔ (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔۴۲۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔۴۳۔ (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما۔۴۴۔ یہ لوگ اس سے پہلے عیش نعیم میں پڑے ہوئے تھے۔۴۵۔ اور گناہِ عظیم پر اڑے ہوئے تھے۔۴۶۔ اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں رہ گئے) تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا؟۔۴۷۔ اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی؟۴۸۔ کہہ دو کہ بیشک پہلے اور پچھلے۔۴۹۔ (سب) ایک روز مقرر وقت پر جمع کئے جائیں گے۔۵۰۔ پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو!۵۱۔ تھوہر کے درخت کھاؤ گے۔۵۲۔ اور اسی سے پیٹ بھرو گے۔۵۳۔ اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔۵۴۔ اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔۵۵۔ جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی۔۵۶۔

اب سزایافتہ لوگوں کو سزا ملنے کی وجہ بیان کی جارہی ہے

۔ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا ہے تو تم (دوبارہ اٹھنے کو) کیوں سچ نہیں سمجھتے؟۵۷۔

۔دیکھو تو کہ جس (نطفے) کو تم (عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو۔۵۸۔ کیا تم اس (سے انسان) کو بناتی ہو یا ہم بناتے ہیں؟

۵۹۔ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔۶۰۔ کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں۔۶۱۔ اور تم نے پہلی بار پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟۶۲۔

۔بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو۔۶۳۔ تو کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ ۶۴۔ اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔۶۵۔ (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے۔۶۶۔ بلکہ ہم ہیں ہی بدنصیب۔۶۷۔

۔بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو۔۶۸۔ کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟۶۹۔ اگر ہم چاہیں تو ہم

اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟۷۰۔

۔بھلا دیکھو تو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو۔۷۱۔کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟۷۲۔ہم نے اسے یاد دلانے اور مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے۔۷۳۔تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرو۔۷۴۔ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم۔۷۵۔اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔۷۶۔کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے۔۷۷۔(جو) کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)۔۷۸۔اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں۔۷۹۔پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔

۸۰۔کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟۸۱۔اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو؟۸۲۔

۔بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے۔۸۳۔اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو۔۸۴۔اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔۸۵۔پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو۔۸۶۔تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے؟۸۷۔

اللہ تعالی نے آخر میں بتا دیا ہے کہ تمہاری مرضی ہے کہ ان تینوں میں سے کس کی تیاری کر کے اللہ کے پاس جاتے ہو۔

۔پھر اگر وہ (اللہ کے) مقربوں میں سے ہے۔۸۸۔تو (اس کے لئے) آرام اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں۔۸۹۔اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے۔۹۰۔تو (کہا جائے گا کہ) تجھ پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ۔۹۱۔اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے۔۹۲۔تو (اس کے لئے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے۔۹۳۔اور جہنم میں داخل کیا جانا۔۹۴۔

پھر بتایا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ ایسے ہی ہوگا

۔یہ (داخل کیا جانا یقیناً صحیح یعنی) حق الیقین ہے۔۹۵۔تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔۹۶۔

اسباق

اس سورت پر دراصل غور کر کے ہر انسان کو سوچ کر فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ ان تینوں میں سے کس کیٹگری میں ہونا چاہتا ہے۔ جیسے کہ ہم دنیا میں اپنا کیریئر career چنتے ہیں کہ ہم زندگی میں کس پیشے سے منسلک ہو کر کیسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔اسی طرح آخرت کی زندگی گزارنے کے لئے بھی چوائس کرنے کی ضرورت ہے۔اس سورت سے دیکھ لیں کہ اللہ سبحانہ تعالی کیسے اور مختلف طریقوں سے سمجھاتا ہے کہ موت کے بعد بھی زندگی ہے اس میں بھی کامیاب اور ناکام لوگ ہونگے۔ بات صرف اللہ کی باتوں کا ماننے یا نہ ماننے کی ہوتی ہے۔

سورۂ حدید۔۵۷

57. Surah Al-Hadid (Iron)

مدنی ہے

اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

No. of words: 575No. of verses: 29No. of letters: 2475No. of Rukus: 4

یہ مدنی سورہ ہے اس لئے اس کے پیغامات مدنی زندگی کی ضروریات کے مطابق ہیں۔ کیونکہ اب کفار سے دفاع کے لئے ہر قسم کی جنگ کا دور شروع ہو گیا تھا۔ تو اس کوشش میں ہر قسم کی اجتماعی کوشش اور قربانی کی ضرورت تھی۔ اتحاد اتفاق، لیڈر پر پکا یقین اور اس کی تابعداری، منافقوں کی نفسیاتی جنگ کا مقابلہ جو یقین کو شک میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دشمن کی طاقت سے ڈرا رہے تھے ڈر خوف پیدا کر کے بزدلی پر مائل کر رہے تھے تاکہ morale کو کم کیا جائے تاکہ کمزوری پیدا کی جائے۔ اس سے اندازہ لگالیں کہ قرآن دراصل سوشل لائف، نفسیات، جذبات، انسانی فطرت وغیرہ سب سے متعلق بات کرتا ہے تو یہ کتاب مذہبی اینگل سے نہیں سوشل اینگل سے سٹڈی کریں تو پھر ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں جس کی بنا پر ہی آخر تمیں کامیاب ہوں گے۔

سورۂ حدید

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہاں سورت اللہ تعالیٰ کی صفات سے شروع ہوتی ہے تاکہ اس کے ساتھ پکے تعلق کو یقینی بنایا جائے

۔ جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ ۱۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۔ وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ ۳۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ ۴۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور سب امور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ۵۔ (وہی) رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ ٦۔

اصول

اللہ سبحانہ تعالی ایک بات واضح کر رہا ہے کہ جو مال و دولت ہم کماتے ہیں وہ اللہ کی ملکیت ہے۔کیونکہ اس کی چیزیں استعمال کر کے کماتے ہیں ذہن بھی اللہ کی ہی دین ہے۔اس لئے ذہنی کام سے کمائی دولت بھی اس کی ہی ہے۔اس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ مرتے وقت ساری دولت یہیں چھوڑ جاتے ہیں اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق ہی ورثا میں تقسیم کر دی جاتی ہے اگر ملکیت ہوتی تو بندہ مرتے ساتھ لے جاتا۔شاید یہی غلط خیال تھا کہ ماضی میں دولت بادشاہ کی ملکیت سمجھی جاتی تھے کہ مرنے کے بعد بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے اسی وجہ سے مصر میں پرانے زمانے میں لوگ مقبروں میں بادشاہوں کے ساتھ دولت بھی رکھ دیتے تھے۔تو ہمیں صحیح سوچ اپنا لینی چاہئے کہ ہمارا مال صرف استعمال کے لئے ہے، ہماری ملکیت بالکل نہیں۔ اس لئے اس کے استعمال میں بھی اللہ کا ہی حکم ماننا پڑے گا اپنی مرضی نہیں چلے گی کیونکہ اللہ نے مال کا بھی حساب مانگنا ہے کہ کیسے کمایا کیسے استعمال کیا۔جیسے کسی فیکٹری یا کمپنی کے مالک کے مال کی ملکیت اس کی ہی رہتی ہے مگر ہم اس کی اجازت سے استعمال کرتے ہیں اور ملازمت ختم کرتے وہیں چھوڑ جاتے ہیں

(تو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔۷۔

۔اور تم کیسے لوگ ہو کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ حالانکہ (اس کے) پیغمبر تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو وہ تم سے (اس کا) عہد بھی لے چکا ہے۔۸۔

۔وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح (المطالب) آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تم پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔۹۔

اللہ تعالی اسی لئے ہر چیز کا وارث ہونے کا کلیم کر رہا ہے ساتھ ہی بتا بھی رہا ہے کہ جو شدید ضرورت میں مال خرچ کرنے سے نہیں جھجکے ان کا ایمان اور اجتماعی مفادی زاتی مفاد کی قربانی کی قدر و قیمت زیادہ ہے۔اور ہونی چاہئے اور اللہ تعالی اسے کئی گنا بڑھا کر حساب کرے گے یعنی اس قربانی کے جذبہ کی weightage زیادہ ہوگی۔ان کا اجر بھی آخرت میں بہت ہوگا

۔اور تم کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کی ہے۔جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام پیچھے کئے وہ) برابر نہیں۔ان لوگوں کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا اور اللہ نے سب سے (ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے واقف ہے۔۱۰۔ **کون ہے جو اللہ کو (نیت) نیک (اور خلوص سے)**

قرض دے تو وہ اس کو اس سے دگنا ادا کرے اور اس کے لئے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے۔۱۱۔ جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نُور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

منافقین جنہوں نے خرچ نہیں کیا ہوگا ان کی حالت بھی بیان کر دی ہے

۔اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظرِ (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نُور سے روشنی حاصل کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے لوٹ جاؤ اور (وہاں) نُور تلاش کرو پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا جو اس کی جانبِ اندرونی ہے اس میں تو رحمت ہے اور جو جانبِ بیرونی ہے اس طرح عذاب (واذیت)۔۱۳۔ تو (منافق لوگ مومنوں سے) کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں تھے لیکن تم نے خود اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور موقع پرستی کرتے ہوئے (ہمارے حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک میں پڑے رہے اور (لایعنی) جھوٹی توقعات اور آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا اور اللہ کے بارے میں تم کو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا۔۱۴۔ تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے (قبول کیا جائے گا) تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے (کہ) وہی تمہارے لائق ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔۱۵۔

یہ انتہائی اہم آیت ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہیے۔

یہ سوال قیامت تک کے مسلمانوں سے ہے اور جو بھی یہ پڑھ رہا ہے اللہ سبحانہ تعالی اس سے بھی سوال کر رہا ہے

۔ کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (اللہ) برحق (کی طرف) سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (ان سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں پر ان پر زمانہ طویل گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔۱۶۔ جان رکھو کہ اللہ ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے اپنی نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔۱۷۔

یہاں منافقین کو بتانے کے لئے اللہ تعالی اپنا اصول دوبارہ بتا رہا ہے۔ اور یہ کہ دنیا کی زندگی کھیل تماشے کی طرح ہے کہ ہم وقتی مزے کے لئے کھیلتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ صرف وہی لوگ سچے کہلا سکتے ہیں اور کلمہ شہادے پڑھنے کی سچ گواہی دل سے دیتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی بات فوراً مان لیتے ہیں

۔ جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اور اللہ کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دیتے ہیں ان کو دو چند ادا کیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا صلہ ہے۔۱۸۔

۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان (کے

اعمال) کا صلہ ہوگا اور ان (کے ایمان) کی روشنی بھی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہلِ دوزخ ہیں۔
۔جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (وستائش) اور مال و اولاد کی ایکدوسرے سے زیادہ طلب (وخواہش) ہے (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اگتی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید اور (مومنوں کے لئے) اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو متاعِ فریب ہے۔ ۲۰۔

اللہ تعالی پکار حکم دے رہا ہے نصیحت کر کے کہہ رہا ہے کہ میری مغفرت اور جنت کے لئے ایک دوسرے سے مقابلے کرو تا کہ یم پہلی قسم کے لوگوں میں شامل ہو جاؤ ورنہ دوسری قسم میں تو ضرور شامل ہو۔ تو کیا ہمیں فوراً اس کی پکار پر لبیک نہیں کہنا چاہیئے

(بندو!) دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف، جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں لیکو یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ ۲۱۔

اصول

اللہ تعالی اصول بیان فرما رہا ہے تا کہ ہمیں اس دنیا میں ہونے والے واقعات کی سمجھ آ جائے اور پریشانی نہ ہو۔ اور جو کنجوسی کرتا ہے تو وہ اپنا نقصان کرتا ہے اللہ تعالی کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہی تو دینے والا ہے

۔کوئی مصیبت زمین پر یعنی ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے (اور) یہ کام اللہ کو آسان ہے۔ ۲۲۔ تا کہ جو (مقصد) تم سے فوت ہو گیا ہے اس کا غم نہ کھایا کرو اور جو تم کو اس نے دیا ہو اس پر اور اللہ کسی اترانے اور شیخی بگھارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ ۲۳۔

۔جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو شخص روگردانی کرے تو اللہ بھی بے پرواہ (اور) سزاوارِ حمد (وثناء) ہے۔ ۲۴۔

اصول

یہاں ترازو سے مطلب کسی بھی معاملے میں جج کرنے کے لئے اصول مقرر فرمائے۔ کیونکہ جب بھی کسی بات میں تنازع پیدا ہوتا ہے تو اس معاملے بارے جو جو اصول بھی منسلک ہونگے ان سب کی نظر میں فیصلہ کیا جائے گا۔ مثلاً فقہ میں دیا گیا ہے کہ زکوۃ بچانے کے لئے اگر خاوند سال پورا ہونے سے پہلے بیوی کو وہ رقم تحفے میں دے دے تو دونوں پر زکوہ کی شرائط پوری ہونے سے زکوۃ نہیں بنے گی۔ اور یہ تحفہ دینا جائز ہے اس فیصلے میں صرف زکوۃ کی شرائط کو مدنظر رکھا گیا ہے جبکہ مقصد غرباء کا حق مارنا،

ہے تو یہ فیصلہ غلط ہے کیونکہ اللہ تعالی کو بھی دھوکہ دینے،حق مارنے اور بخل کی عادت اپنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔تو یہ غلط فیصلہ کیا گیا ہے

۔ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اوران پر کتابیں نازل کریں اور ترازو (یعنی قواعدِ عدل) تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور لوہا پیدا کیا اس میں (اسلحہ جنگ کے لحاظ سے) خطر بھی شدید ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں اور اس لئے کہ جو لوگ بن دیکھے اللہ اور اس کے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں اللہ کو معلوم کر لے بیشک اللہ قوی (اور) غالب ہے۔۲۵۔

اصول

اسلام میں رہبانیت کی تعلیم یا پریکٹس کی ترغیب ہے ہی نہیں

۔اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اوران کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقتاً فوقتاً) جاری رکھا تو بعض ان میں سے ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے خارج از اطاعت ہیں۔۲٦۔پھر ان کے پیچھے انہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے اوران کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اوران کو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (لذات سے کنارہ کشی) تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی تھی، ہم نے تو ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (آپ ہی ایسا کر لیا تھا) پھر جیسا اس کو نباہنا چاہیے تھا، وہ نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اوران میں بہت سے نافرمان ہیں۔۲۷۔مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔۲۸۔(یہ باتیں) اس لئے (بیان کی گئی ہیں) کہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔۲۹۔

اسباق

جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔۴۔آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور سب امور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔۵۔(وہی) رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔٦۔(تو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے

یہ انتہائی اہم آیت ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہئے۔

یہ سوال قیامت تک کے مسلمانوں سے ہے اور جو بھی یہ پڑھ رہا ہے اللہ سبحانہ تعالی اس سے بھی سوال کر رہا ہے

۔کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (اللہ) برحق (کی طرف) سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (ان سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں پر ان پر زمانہ طویل گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔۱۶

۔جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (وآرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (وستائش) اور مال واولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (وخواہش) ہے (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اگتی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید اور (مومنوں کے لئے) اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو متاعِ فریب ہے۔

۔اور رہبانیت (لذات سے کنارہ کشی) تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی تھی، ہم نے تو ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (آپ ہی ایسا کرلیا تھا) پھر جیسا اس کو نباہنا چاہئے تھا، وہ نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔۲۷ سبق ،

اسلام میں رہبانیت کی تعلیم یا پریکٹس کی ترغیب ہے ہی نہیں یہ پہلے عیسائیوں نے خود ہی رضا کارانہ voluntarily اختیار کی تھی۔ رومن کیتھولک اس کو اب بھی پریکٹس کرتے ہیں مگر ان کے جنسی سکینڈلز کی بھرمار ہے۔ پادری چھوٹے بچوں کے ساتھ بدفعلیوں کے کیس میں لگاتار پکڑے جا رہے ہیں، ننوں کے ساتھ زیادتیاں بھی عام ہیں۔ اب ایک تحریک شروع ہوئی ہے کہ ان کو شادی کی اجازت ہونی چاہئے۔ جو ثبوت ہے کہ رہبانیت غیر فطری ہے۔ ہمیں اس پریکٹس سے بچنا چاہئے جو ہمارے پیر انہی لوگوں کی نقل میں لگا دیتے ہیں

(بندو!) دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف، جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں لیکو یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔۲۱ سبق اللہ تعالی پکار کر حکم دے رہا ہے نصیحت کر کے کہہ رہا ہے کہ میری مغفرت اور جنت کے لئے ایک دوسرے سے مقابلے کرو تا کہ یم پہلی قسم کے لوگوں میں شامل ہو جاؤ ورنہ دوسری قسم میں تو ضرور شامل ہو۔ تو کیا ہمیں فوراً اس کی پکار پر لبیک نہیں کہنا چاہئے

57-11. Who is he that will lend to Allah a goodly loan, then (Allah) will increase it manifold to his credit (in repaying), and he will have (besides) a good reward (i.e. Paradise).18. Verily, those who give Sadaqat (i.e. Zakat and alms, etc.), men and women, and lend to Allah a goodly loan, it shall be increased manifold (to their credit), and theirs shall be an honourable good reward (i.e. Paradise).

19. And those who believe in (the Oneness of) Allah and His Messengers, they are the Siddiqun (i.e. those followers of the Prophets who were first and foremost to believe in them), and the martyrs with their Lord, they shall have their reward and their light. But those who disbelieve (in the Oneness of Allah - Islamic Monotheism) and deny Our Ayat (proofs, evidences, verses,lessons, signs, revelations, etc.), they shall be the dwellers of the blazing Fire.20. Know that the life of this world is only play and amusement, pomp and mutual boasting among you, and rivalry in respect of wealth and children, as the likeness of vegetation after rain, thereof the growth is pleasing to the tiller; afterwards it dries up and you see it turning yellow; then it becomes straw. But in the Hereafter (there is) a severe torment (for the disbelievers, evil-doers), and (there is) Forgiveness from Allah and (His) Good Pleasure (for the believers, good-doers), whereas the life of this world is only a deceiving enjoyment.

21. Race one with another in hastening towards Forgiveness from your Lord (Allah), and towards Paradise, the width whereof is as the width of heaven and earth, prepared for those who believe in Allah and His Messengers. That is the Grace of Allah which He bestows on whom He pleases. And Allah is the Owner of Great Bounty.

22. No calamity befalls on the earth or in yourselves but is inscribed in the Book of Decrees (Al-Lauh Al-Mahfuz), before We bring it into existence. Verily, that is easy for Allah.

23. In order that you may not be sad over matters that you fail to get, nor rejoice because of that which has been given to you. And Allah likes not prideful boasters.

24. Those who are misers and enjoin upon people miserliness (Allah is not in need of their charity). And whosoever turns away , then Allah is Rich (Free of all wants), Worthy of all praise.

قرآن وسنت کو دنیاوی رسوم اور عادات میں تبدیل کرنا

آخرت کی انشورنس کے لئے روزانہ یا ماہوار صدقہ کرنے کی نیت کا آئیڈیا

اللہ سبحانہ تعالی سورہ حشر میں فرماتا ہے 59-18. کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور **اور دیکھو کہ کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے** اور اللہ سے ڈرو کہ اسے سب چیز کی خبر ہے جو تم کرتے ہو۔۱۹۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ کہ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے ان کو اپنا آپ بھلا دیا یہی فاسق ہیں۔ ۲۰ جہنم والے لوگ اور جنت والے لوگ برابر نہیں ہوسکتے۔ بے شک جنت والے ہی اعلی مقام پر فائز ہونگے۔

59-18. O you who believe! Fear Allah and keep your duty to Him. And let every person look to what he has sent forth for the morrow, and fear Allah. Verily, Allah is All-Aware of what you do

بیک گراونڈ:۔ اوپر کی آیت پڑھتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ ہم یہاں کی Security کا سوچ کر ہی عموما انشورنس کراتے ہیں۔مگر اس آیت میں اللہ سبحانہ تعالی بڑے واضح الفاظ میں ہدایت دے رہا ہے کہ آخرت کی انشورنس کا خیال رکھو اور جو یہ انشورنس نہیں کرتا تو وہ دراصل بھول چکا ہے کہ اللہ کے پاس واپس بھی جانا ہے۔

اللہ تعالی اس آیت میں آخرت کی انشورنس کرنے کی واضح ہدایات دے رہا ہے تو پھر ہم اس ہدایت پر بطور ذاتی عادت یا معاشرتی سسٹم کیوں عمل نہیں کرتے ؟۔میرے خیال میں ہم اس پر سوچ بچار ہی نہیں کرتے، نہ ہی اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور اس کو اپنی زندگی کی روزانہ یا ماہوار صدقہ دینے کی عادت نہیں بناتے۔ہمیں اس پر عمل کرنے کے لئے اس آیت کو سوشل سسٹم میں تبدیل کرنی کی سمجھ ہی نہیں۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہے کہ ہمیں قرآن اور سنت پر مبنی سوشل سسٹم ڈیزائین کرنے کی ہی سمجھ نہیں ہے اور اس لئے نہ ہی یہ دنیا کیسے بہترین منظم کر کے گزارنی ہے اس لئے اس کا انشورنس کے آئیڈیا کی طرح کبھی ذکر کرنا سوچ بھی نہیں سکتے۔

بدقسمتی دیکھیئے کہ انگریزوں کو نبی کریم ﷺ کی قرآن کو سسٹم میں تبدیل کرنے کی اور اسلام کے اصولوں کی سمجھ تھی اسی لئے انہوں نے انشورنس سسٹم اور پینشن سسٹم ایجاد کئے ہیں۔کہ کل کو کام آئیں گے۔میری اس بات کی سچائی کا ثبوت ایک انگریز کی اسوہ حسنہ بارے رائے مہیا کرتی ہے

His (Prophet Muhammad PBUH) translation of much of the spiritual messege of the Koran into social reality showed Mohammad's genius as a law giver. He expressed human sympathies that in their time, the seventh century, were astonishing. Many of his

social ideas were not realized institutionally in western civilization until the 19th and 20th centuries. **Mohammad's greatest fear, which he included in his fear of God was doing injustice to man women or creature".H.A.L CRAIG BOOK 'BILAL' Quartet Books London Page 121 . 1992**

اگر ہم نے بھی اسلام کی نشاۃ ثانیہ دیکھنی ہے تو ہمیں بھی قرآن کی آیات کی روح کو سمجھ کر ان کو social application کرتے ہوئے، سوشل سسٹم میں بدل کر زندگی کو منظم کرنا ہوگا۔ یہ کام صرف سوشل سائینس دان ہی کر سکتے ہیں ور مسجد کو امدادی مرکز بنا سکتے ہیں یعنی مسجد مدد کرنے والے اور لینے والے کے لئے ایجنٹ کا کام دے سکے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے صدقہ کی آیات کو سوشل ضروریات کی روشنی میں بھی ٹھیک طرح سے کبھی سمجھا یا ہی نہیں حالانکہ اللہ کی ہدایات پر یقین لانے کے لئے سمجھانے، دلائل دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قائل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ ہمارے لئے کیسے دنیا میں بھی فائدہ مند ہوگا۔ تب یقین آئے گا کہ ہم جو پیسہ اللہ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ وہ بونس کے ساتھ نہ صرف اس دنیا میں بھی واپس مل جاتا ہے بلکہ آخرت کے لئے بھی پریمیم کا کام دیتا ہے۔ اسی طرح جو وقت ہم اللہ کی یاد میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ نیکیوں کی صورت میں پریمیم ہے۔ جو کہ نہ صرف جمع ہوگا بلکہ اس کا اجر زیادہ ہو کر ملے گا۔ اس طرح اللہ کی راہ میں تکالیف اٹھانے سے جو اللہ کی خوشنودی ہوتی ہے۔ وہ بونس کی شکل میں فوری ادا ہو جائے گا اور جمع ہو جائے گا۔
اللہ تعالی واقعی چھوٹے چھوٹے واقعات سے ہدایت کے راستے دکھاتا رہتا ہے باتیں سمجھاتا رہتا ہے۔ بات آنکھیں اور ذہن کھلی رکھنے، اس کی طرف مائل ہونے کی ہے۔

اگر ہمیں اس آخرت کی پریمیم کا احساس ہو جائے جو اللہ تعالی ہمیں یاد دلا رہا ہے تو یقیناً ہم روزانہ، ماہانہ، سالانہ صدقے دے کر آخرت میں کامیابی کے لئے شوق سے پریمیم ادا کرتے رہیں گے

ایک اور حقیقت اور دلیل کی سمجھ اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہے۔ کہ جیسے ہم دنیا میں صبح گھر سے دفتر یا کھیت یا دکان میں رزق کمانے جاتے ہیں تا کہ گھر سکون سے چلے۔ ہم رزق کمانے دوسرے شہروں اور دوسرے ملکوں میں بھی جاتے ہیں جب کہ بیوی بچے پاکستان میں ہوتے ہیں۔ ہم کمائی باہر کرتے ہیں مگر پیسے گھر بھیجتے ہیں اور جمع بھی کر کے گھر بھی تعمیر کرتے ہیں اور انویسٹ بھی کرتے ہیں تا کہ آمدنی کا ذریعے بنے جب واپس آئیں تو آرام سے رہ سکیں۔

اسی طرح ہمیں ہمیشہ رہنے والی زندگی کی بھی پلاننگ کرنی ہوگی جیسے کہ یہاں کی زندگی پلاننگ کرتے ہیں۔ ہم کو اللہ تعالی نے اس دنیا میں دراصل اگلے جہاں کے لئے کمائی کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے، اللہ تعالی نے ہمیں حکم عدوی پر سزا کے لئے جنت سے نکالا ہے کہ زمین پر جاؤ اور فرمانرداری دکھاؤ تو تبھی تمہیں اپنے جنت کے گھر میں واپس آنے دیں گے۔ تو پھر ہمیں یہاں ہم نے فرمانبرداری اور تابعداری سے بھرپور زندگی گزارنی ہے اور خوب کمائی کرنی ہے اور جیسے باہر کے ملکوں

میں جا کر ہر مہینے پیسے گھر بھیجتے ہیں تو ایسے ہی روزانہ یا ماہوار جنت کے لئے بھی پیسے بھیجنے ہونگے تا کہ جب واپس جائیں تو اللہ تعالی خوش ہو کر کہے کہ اپنے گھر جاؤ اور جیسے واپسی پر دنیاوی بیوی گھر میں خوش آمدید کے لئے تیار ہوتی ہے تو وہاں کی حوریں بھی نکاح کے لئے خوش آمدید کے لئے انتظار میں تیار بیٹھی ہوں۔ جیسے دنیا میں اگر آدمی بے کار ہو یا اس کے پاس مال نہ ہو تو کوئی لڑکی شادی کے لئے تیار نہ ہوگی۔ آخرت میں اگر کچھ لے کر نہیں گئے تو وہاں بھی اللہ تعالی نے کہنا ہے کہ کچھ لے کر نہیں آئے تو تمہیں کیسے جنت کے گھر جانیں دیں۔ اس بار پھر جہنم کی سزا ہی ملے گی۔

یہاں کی انشورنس کی طرح اللہ تعالی کا انشورنس سسٹم دیکھیں۔ اور اللہ تعالی کی پالیسی کو سمجھیں

ا۔ اللہ تعالی بہت ہی رحمان اور رحیم ہے اس لئے ہم صدقات میں جو پیسے خرچ کرتے ہیں تو ان کو وہ انہیں اپنے ذمے قرض قرار دے کر کہتا ہے کہ میں نے اسے منافع کے ساتھ واپس کرنا ہے۔ جیسے انشورنس میں پریمیم کو منافع کے ساتھ واپس کیا جاتا ہے۔

یا انوسٹمنٹ کہہ لیں جس میں مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مواقع ہیں کہ اپنے لئے آخرت کی انشورنس کروائیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ خاوند کی آمدنی میں سے دونوں صدقہ دیں یعنی ہر صدقہ میں دونوں کی نیت ہو کیونکہ بیوی کا بھی انوسٹمنٹ اکاؤنٹ مختلف ہوگا یہاں کی طرح وہاں کوئی جائنٹ اکاؤنٹ نہیں ہوتا۔

سورہ حدید۔۵۸۔ آیت ۱۸۔ جو مرد اور عورتیں صدقات دیتے ہیں اور اللہ کو قرض حسنہ دیتے ہیں تو اس کو کےء گنا بڑھا دیا جائے گا اور اس کے علاوہ بھی اجر ملے گا۔ اس آیت میں نہیں بتایا گیا کہ کتنے گنا منافع ملے گا۔ یہ نیچے والی آیت میں دیا گیا ہے

“57-18. Verily, those who give Sadaqat (i.e. Zakat and alms, etc.), men and women, and lend to Allah a goodly loan, it shall be increased manifold (to their credit), and theirs shall be an honourable good reward (i.e. Paradise). (57:12. On the Day you shall see the believing men and the believing women their light running forward before them and by their right hands. Glad tidings for you this Day! Gardens under which rivers flow (Paradise), to dwell therein forever! Truly, this is the great success!

اللہ تعالی کے منافع کی شرح کی تفصیل دیکھیں کہ سات سو گنا اجر کا اصول ہے۔ اتنا منافع کوئی اور دے سکتا ہے

۔ جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک غلے یا مکئی کے دانے کی طرح ہے۔ جس 261 سورہ بقرہ۔" ۔ ۔ سے سات بالیاں نکلتی ہیں اور ہر بال میں سو دانے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالی جس کو چاہتے ہیں بہت گنا اضافہ کرتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں کی ضروریات کے لئے کافی ہے اور سب کچھ جانتا ہے

آخرت کی انشورنس کی بات سمجھانے کے لئے مجھے حساب کتاب میں جانے کی ضرورت ہے

ذاتی تجربہ:۔میں نے 1974 میں 24000 روپے کی انشورنس 25 سال کے عرصہ کے لئے کرائی جس کے لئے صرف 1400 روپے ماہوار یعنی 47 روزانہ پریمیم کی قسط ادا کرتا رہا تو پچیس سال بعد مجھے ۔1999 انشورنس کمپنی نے مجھکو 66000 روپے ادا کئے یعنی میری جمع کردہ رقم کے علاوہ 42,000 منافع بھی دیا ۔

۔اس لیئے آخرت کے لئے ہمیں عادت بنالینی چاہئے کہ روزانہ یا ہر ماہ آخرت کی انشورنس کے لئے اللہ کو قرض حسنہ دیں۔ مثال کے لئے یہ حساب دیکھیں تو ہر مسلمان مرد اور عورت شوق سے فوراً آخرت کی انشورنس کرواکر صدقہ دینا شروع کر دے گا

۱۔کم از کم ایک روپیہ روزانہ سے ۳۰ روپے ماہانہ اور ۳۶۵ روپے سالانہ صدقہ دیں تو اللہ تعالی کم از کم اس کا اج 270 روپے روزانہ کے برابر دے گا اور 98,550 روپے سالانہ کے برابر اجر ملے گا۔

۲۔اگر دس روپے روزانہ یعنی ۳۰۰ روپے ماہانہ دیتے ہیں تو سال میں صرف ۳۶۰۰ روپے دینے بنتے ہیں جو کہ آخرت میں اللہ تعالی نو لاکھ پچاسی ہزار پانچ سو (9,85,500) روپے کر کے اس کا اجر دے گا۔

سبق

۱۔یہ پڑھتے ہی فوراً انشورنس کر کے مالی صدقہ دینا شروع کر دیں

۲۔ سورہ حشر کی آیت کا **دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ جنت میں بھی درجات ہونگے**

تو ہمیں آخرت میں بھی اونچا درجہ لینے کے لئے اپنی مالی حیثیت کو سامنے رکھ کر زیادہ سے زیادہ صدقہ پریمیم رکھیں

۳۔حدیث ہے کہ آپ کا مال وہ ہے جو کھا پی لیا یا آگے بھیج دیا باقی وارثوں کا ہے۔چونکہ مرتے وقت ہر کوئی خالی ہاتھ جاتا ہے جاتا ہے تو بہتر ہے کہ اپنی زندگی میں اپنے اور بیوی کے لئے جتنا مال اگلے جہاں ٹرانسفر کر دیا جائے وہی بہتر ہے باقی وارث تقسیم کر لیتے ہیں

اور بچوں سے بھی کہہ سکتے ہیں کہ وراثت کے مال ملنے کے بدلے مرنے کے بعد بھی کچھ پریمیم بھیجتے رہیں مگران پر بھروسہ نہ کریں۔خود ہی اپنی فکر کریں

۴۔ **جہنم سے بچنے کے لئے صدقہ دینے کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھیں**

صدقہ کی مقدار کا نہ سوچیں بلکہ اپنے جذبے پر نظر رکھیں

حدیث۔ دوزخ سے بچو چاہے آدھے چھوہارے سے ہی سہی۔

حدیث ۔صدقے سے گناہ ایسے مٹتے ہیں جیسے پانی سے آگ

اس لئے جونہی کوئی گناہ ہوجائے تو غریبوں کو مال صدقہ کر کے برائی کو دور کریں۔

کہ اللہ کے یہاں جذبے کی گہرائی پر ہی فیصلے ہوتے ہیں جیسے ایک طوائف کتے کو پانی پلانے سے بخشی گئی تھی کیوں کہ اس کے دل میں رحم کا جذبہ اتنا گہرا اور طاقتور تھا جس نے اسے کچھ کرنے پر مجبور کر دیا تھا، نہ کہ اس نے ثواب کا سوچا تھا۔ جذبے کی گہرائی ہی winner ہوتی ہے۔ جتنا جذبہ خالص اور گہرا، اتنا ہی اس کا وزن اور اجر بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے کم یا زیادہ چیز یا پیسے کی فکر نہ کریں جو ہے وہی صدقہ میں دے دیں۔ مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہ جانے دیں۔ مطلب یہ کہ مالی صدقہ ہی صحیح بچانے والا عمل ہے.

۴۔ اگر مالی صدقہ نہیں دے سکتے تو پھر اخلاقی صدقہ دینا شروع کر دیں

اس کی تفصیل نیچے دیکھیں

اگر غریب مسکین کے پاس مالی صدقہ کے لئے بالکل کچھ نہ ہو تو پھر بھی کوئی فکر والی بات نہیں، اللہ سبحانہ تعالیٰ رحمان اور رحیم ہے۔ اسنے اس کا نعم البدل بھی مہیا کر دیا ہے۔ مال کے بدلے اخلاقی صدقہ دیں۔ اتھارٹی کی حدیث دیکھیں

حدیث مکہ کے مہاجرین صحابہ کرام، مدینہ کے صحابی کی نسبت غریب تھے۔ انہوں نے ایک دن رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ وہ تو مال کے صدقہ دینے سے نیکیوں میں بہت آگے چلے جائیں گے اور ہم پیچھے رہ جائیں گے کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ صدقہ صرف روپے پیسے سے دیا جا سکتا ہے جو ان کے پاس نہیں تھا۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ صحیح سوچ نہیں ہے بلکہ ہر نیکی اور مہربانی کا کام بھی اللہ کے یہاں صدقہ ہی گنا جاتا ہے۔ نیکی کا کام کہنے میں صدقہ ہے۔ اچھے بول بھی صدقہ ہے۔ نیک کام کہنا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ۔ مسلم کی ایک اور حدیث میں اس آئیڈیا اور اصول کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔ کہ کسی کے ساتھ مسکرا کر بات بھی صدقہ ہے۔ اندھے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، ہڈی یا گندگی اٹھا دینا بھی صدقہ ہے، بیوی بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ مختصراً یہ کہ ہر مہربانی یا kindness کا کام جو دوسروں کی مدد، عزت، محبت کے جذبے کے تحت کیا جائے صدقہ ہے۔

اس لئے اس حدیث کے مطابق

صدقہ کی دو قسمیں بنتی ہیں۔ ایک مالی صدقہ اور دوسرا اخلاقی صدق

اخلاقی صدقہ۔ پر کوئی پیسے خرچ نہیں ہوتے۔ عام اور غریب مسلمانوں کے لئے جنت جانے کا آسان نسخہ دوسروں انسانوں کا خیال رکھنا اور بہترین اخلاق ہی دراصل اخلاقی صدقہ ہوتے ہیں جن کا اجر بھی مالی صدق کے برابر ہے

صرف نیک کام کے سوچنے پر بھی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے ہر وقت نیک سوچیں ہی رکھنی چاہئیں۔

حدیث:۔حضرت ابن عباسؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بندے کا حساب کیسے رکھا جاتا ہے اگر بندہ نیکی کرنے کا صرف سوچتا ہے تو اس کے حساب میں ایک نیکی لکھ لی جاتی ہے۔اگر کر لیتا ہے تو دس سے سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اگر گناہ کا ارادہ کرتا ہے مگر نہیں کرتا تو اس کے حساب میں ایک نیکی لکھ لی جاتے ہے۔اگر وہ گناہ کر لیتا تو تو صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے

انسانوں کا خیال رکھنے کو اللہ تعالی اپنا خیال رکھنے کے برابر قرار دیتا ہے

حدیث الخلق عیال اللہ۔اللہ کی مخلوق اللہ کا کنبہ یا فیملی قرار دی گئی ہے

al-khalq-u-‘ayalullah (entire creation is Allah’s family.)

اس لئے اللہ سبحانہ تعالی صرف انسانوں کی خدمت،ان سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کو اولین ترجیح دیتا ہے۔انسانوں کا خیال رکھنا ہی اللہ کا خیال رکھنا ہے۔اللہ کی مخلوقات کا خیال رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کہ آپ کسی کے بچوں سے محبت کریں تو وہ آپ سے محبت کرے گا۔

حدیث قدسی:حضرت ابو ہریرہؓ کے مطابق رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی کہے گا کہ آدم کے بیٹے میں بیمار تھا اور تم نے مجھے آ کر نہیں دیکھا تو وہ آدمی کہے گا کہ آپ تو دنیا جہاں کے مالک ہیں تو میں کیسے آپ کو مل سکتا تھا تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو تم نے اسے جا کر نہیں دیکھا تھا۔کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ اگر تم اسے جا ملتے تو مجھے وہاں پر اس کے پاس ہی پا لیتے۔پھر کہے گا کہ میں نے تم سے کھانا مانگا اور تم نے نہیں کھلایا۔تو وہ کہے گا کہ میں آپ کو کیسے کھلا سکتا تھا جبکہ آپ تو سب کے مالک ہیں۔تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تم نے نہیں کھلایا۔اگر تم نے کھلایا ہوتا تو اس کا اجر میرے پاس موجود پاتے۔پھر اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں نے تمہیں پانی پلانے کے لئے کہا تھا مگر تم نے نہیں پلایا تو وہ آدمی کہے گا کہ مین کیسے آپ کو پانی پلا سکتا تھا جبکہ آپ تو تمام جہاں کے مالک ہیں تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تم نے نہین پلایا اگر پلاتے تو تم اسے میرے پاس موجود پاتے۔ ۔

(بخاری)ص۔438"

اس حدیث میں صرف مسلمانوں کے لئے بات نہیں ہو رہی بلکہ تمام انسانوں کی ہو رہی ہے کیونکہ اللہ تعالی سب انسانوں کو چاہے کسی بھی مذہب کا ہو،ان کو اپنی عیال یعنی فیملی کہتا ہے۔یعنی انسان کی مدد کرنے کے لئے مذہب،قوم، نسل،رنگ بنیاد نہیں بننا چاہئے۔

ہمارا بہت بڑاا مسئلہ یہ بھی بن گیا ہے کہ ہم ہر تعلق کی بنیاد مذہب کو بنانا چاہتے ہیں۔اب تو ہماری بری سوچ کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ ہم غیر مسلم کو تو چھوڑیں کسی دوسرے مسلک یا مذہبی گروہ کی بھی مسلکی تعصب کی وجہ سے مدد کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اخلاق صدقہ کی مثالیں اور اہمیت

حدیث؛۔قیامت کے دن اچھے اخلاق کے اعمال تول میں سب سے وزنی ہونگے

Abu Darda reported: The Prophet, peace and blessings be upon him, said, "Nothing is heavier upon the scale of the believer on the Day of Resurrection than good character. Verily, Allah hates the vulgar, obscene person."Source: Sunan al-Tirmidhī 2002Grade: Sahih (authentic) according to Al-Arna'u

مندرجہ ذیل احادیث اچھے اخلاق کے اصول بتا رہی ہیں۔ان پر عمل کریں

حدیث؛۔دین خیر خواہی کا نام ہے۔

حدیث۔دوسروں کے ساتھ ویسے سلوک کرو جیسا تم اپنے لئے پسند کرتے ہو

حدیث۔اوپر والا ہاتھ دینے والے سے بہتر ہے

حدیث مبارک؛ جس کے دو دن ایک جیسے گزرے وہ خسارے میں ہے۔(زیلمی)

اللہ تعالی۔اسوہ حسنہ پر عمل کرو۔ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے

مسلمان کے کردار کے چھ اہم پہلو

سچ بولنا۔امانت داری۔مساوات۔انصاف۔غور و فکر۔بہادری

میرے خیال میں چھ عادتیں ہماری زندگی کو خوش گوار بنا دیں گی؛

ا۔چھوٹی سے چھوٹی مہربانی پر شکریہ ادا کرنا۔۲۔چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر فورا معافی مان لینا،۳۔دوسروں کی غلطیاں معاف کر دینا،۴۔دوسروں کی تعریف کرنا،سلام میں پہل کرنا۔

اخلاق صدقہ کی مثالیں

کسی کو سلام کہہ دیں جبکہ اسے امید نہ ہو۔کسی کو دل سے تھینک یو یا پلیز کہیں۔یا معاف کیجئے،یا پوچھ لیں کہ کیا میں آپ کے لئے یہ کرسکتا ہوں،جب کوئی بات کر رہا ہو تو اس میں مداخلت نہ کریں۔اپنی باری کا انتظار کریں۔کوئی بات کرے تو پوری توجہ سے سنیں یہ تاثر نہ دیں کہ آپ کو پرواہ نہی۔سنی ان سنی کردی۔۔نرم انداز میں گفتگو کریں. کسی مہربانی پر شکریہ تھیک یو کہہ دیں۔کسی غلطی پر یا جب آپ کسی معاملے یا بحث میں غلط ہوں تو فورا سوری کہہ دیں میں غلط تھا آپ صحیح تھے۔یا آپ کی رائے درست تھی۔کسی کو کسی غلطی پر معاف کردیں ؛۔کسی کی خلوص دل سے تعریف کردیں . سب سے زیادہ اپنی بیوی کا خیال رکھیں ہر

اچھی بات پر، ہر کھانے پر تعریف کریں۔ وہ یہ سننے کی منتظر ہوتی ہے بچوں اور رشتہ داروں کا خیال کریں۔

اخلاق میں آپ خود تحقیق کر کے اضافہ کریں

منفی عادات میں تکبر سے بچیں۔ تکبر کبھی بھی اچھے اخلاق بننے نہیں دے گا اور کسی بھی قانون پر عمل سے روکے گا

یہ ہمارا سب سے بڑا قومی نقص ہے روحانی بیماری ہے جو ہمیں ترقی نہیں کرنے دے رہی۔ تکبر مختلف قسم کے ہیں نسلی تکبر، لسانی، مسلکی تکبر، علمی تکبر، روحانی تکبر، مالی تکبر، خوبصورتی کا تکبر طاقت کا تکبر، عہدے کا تکبر، سیاسی تکبر، وغیرہ

حدیث کے مطابق جس دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا

ہر عمل کے لئے نیت کی چیکنگ کے لئے تین سوال ہونگے۔ حضور اکرم ﷺ **کے مطابق:۔ بندے کے لئے ہر حرکت کے لئے چاہے ذراسی کیوں نہ ہو تین دفتر کھولے جائیں گے:۔ پہلے میں سوال ہوگا کہ یہ عمل کیوں کیا۔؟ کیا اللہ کے لئے کیا یا کہ اپنی مرضی یا خوشی کے لئے یا صرف اپنی شہوت کے میل سے رغبت کی دوسرے میں ہوگا کہ یہ کسطرح کیا،؟** سوچ سمجھ سے اور علم یقینی جس میں ہر عمل کے لئے اللہ کی شرط اور حکم ،جس کی مقدار، وقت اور صفت معلوم ہونی چاہئے کیا یا جہالت سے یا گمان اندازے سے **کیا۔**

اگر سہوا یا جہالت سے کیا تو نہ ثواب، نہ عذاب، کچھ حاصل نہ ہوا وقت ضائع کیا **اور تیسرے میں ہوگا کہ کس کے لئے کیا۔؟** اخلاص کے بارے کیا جائے گا **خالص** نیت کے ساتھ صرف اللہ سے اجر کی امید کے ساتھ یا دکھاوے کے لئے کیا اگر دکھاوا مقصد تھا تو تو عذاب کا مستحق ہوگا کہ میرا رزق کھا کر دوسروں کی عزت اور خیال کرتا ہے،